صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 02 مارچ 2017ء بمطابق 02 جمادی الثانی 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ ٱلشَّیۡطَٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

ٱلرَّحۡمَٰنُ O عَلَّمَ ٱلۡقُرۡءَانَ O خَلَقَ ٱلۡإِنسَٰنَ O عَلَّمَهُ ٱلۡبَیَانَ O ٱلشَّمۡسُ وَٱلۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ O وَٱلنَّجۡمُ وَٱلشَّجَرُ یَسۡجُدَانِ O وَٱلسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ ٱلۡمِیزَانَ O أَلَّا تَطۡغَوۡاْ فِی ٱلۡمِیزَانِ O وَأَقِیمُواْ ٱلۡوَزۡنَ بِٱلۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُواْ ٱلۡمِیزَانَ۔

(ترجمہ): (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، یو منٹ جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، یہ میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں: میڈم نرگس علی، 02 مارچ؛ میڈم رقیہ حناء؛ عارف یوسف؛ جناب اکبر ایوب؛ شکیل احمد صاحب؛ اکرام اللہ گنڈاپور؛ میڈم نادیہ شیر؛ سردار فرید؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں، ایک منٹ، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

مولانا مفتی فضل غفور: زہ جی یو ضروری خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! شکریہ۔ د دې اسمبلئ اجلاس نه مخکښې سپیکر صاحب! د سی ایم هاؤس نه ایم پی اے هاسټل ته مونږ راتلو نو د دې ګورنر هاؤس مخې ته چې کومه ناکه ده، په هغې باندې تعرف ئے اوغوښتلو، مونږه خپل تعرف ورته اوکړو۔ وئیل ئے چې تاسو کوز شئ او صاحب سره ملاؤ شئ نو هغوی ته مونږ خپل کارډ اوښودلو، وئیل ئے چې یره دا کارډ ئے داسې رااوویشتو چې "میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا"۔ سپیکر صاحب! دا ټول هاؤس د دې خبرې ګواه دے چې د صوبائی اسمبلئ هر یو ممبر روزانه د دغې تذلیل نه تیریږی۔ سپیکر صاحب! تاسو کسټوډین آف دی هاؤس یئ، زه خپل کارډ تاسو ته درویشتلې نشم خو زه به ضرور دا کوم چې دا به زه دوئ له ورکوم او دا زه تاسو ته درواپس کوم، کم از کم تاسو د دې هاؤس لاج به سائ، که عزت سائ نو Ensure کړئ په ټولو ناکه بندو باندې۔ مونږ د دې نه نور څه اوکړو، زمونږ په ګاډی باندې سپیکر صاحب! د اسمبلئ سټیکر لګیدلے وی، مخې ته

مونږ خپل تعرف کوؤ، بورډ پرې لګیدلے وی او د هغې باوجود وائی چې ہم نہیں جانتے کہ ایم پی اے کیا چیز ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ ایشو پہلے بھی آیا تھا، میں نے اس وقت کور کمانڈر صاحب سے بات کی تھی اور انہوں نے اس کا پھر نوٹس لیا تھا۔ میں آپ کو ایشورنس دیتا ہوں کہ میں خود کور کمانڈر صاحب سے اس کے حوالے سے بات بھی کروں گا، میٹنگ بھی کروں گا اور آپ کا یہ Concern میں پہنچاؤں گا ان شاء اللہ اس کو۔ جی لطف الرحمان صاحب!

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر۔ میں نے آج کے ایجنڈے کے حوالے سے بات کرنی تھی کہ جس بنیاد پہ ہم نے یہ اجلاس بلایا ہے تو وہ ایجنڈے کے بالکل End پہ 20 ,19 پہ رکھا ہوا ہے تو ہمیں پہلے موقع دیں، پھر اس کے بعد قرارداد آپ پاس کریں لیکن ہم جس ایجنڈے پہ اجلاس بلائیں گے کم از کم اس پہ تو بات ہو سکے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! میری ریکویسٹ یہ ہے کہ چونکہ ایک ہم، یہ لیجسلیشن، یہ پرائیویٹ ممبر وہ ہے، تمام اسمبلی نے Adopt کیا ہے۔ اس کو کر کے پھر اس ایجنڈے کو ہم پاس کرتے ہیں، اس پر ڈسکشن کریں گے تا کہ یہ ہم چلائیں اور اس میں۔۔۔۔۔

ایک رکن: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ اب میں ایجنڈے میں تھوڑا ابھی یہاں آپ کے ساتھ مشورہ کر کے ایجنڈے پر جو ہماری 12 نمبر آئٹم ہے اس کو اور اس لیجسلیشن کو فرسٹ ٹائم کرتے ہیں، اس کے بعد باقی آپ کا جو ایجنڈا ہے، اس کو لے لیتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے جی لیکن ہمارا جو ایجنڈا ہے، وہ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: وہ بل لے آتے ہیں۔ اچھا آئٹم نمبر 12 بل ہے۔ آئٹم نمبر 12، فخر اعظم!

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Mr. Speaker! I beg to move a motion for a leave under rule 77-----

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔ فخر اعظم صاحب! اس میں یہ ہے سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ہے، اس میں یہ جو کیا ہے مسٹر فخر اعظم وزیر ایم پی اے، مسٹر ضیاءاللہ بنگش اور یہ دو۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: یس سر۔ یہ دو ہیں سر۔

جناب سپیکر: ہاں جی، یہ پرائیویٹ ممبرز بل ہے لیکن یہ جو ہم نے سپیشل کمیٹی بنائی تھی جس میں تمام ایم پی ایز، وہ لسٹ مجھے دے دیں جس میں جو جو ایم پی ایز Available تھے تاکہ میں ان کا نام لے لوں کہ کون کون اس میں وہ تھے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں یہ کہتا ہوں جی کہ اگر پہلے ایجنڈے میں ان آئٹمز کو لے لیں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ہاں میں، آپ Confuse نہ کریں، میں نے آئٹم نمبر 12 لیا ہے، یہ ڈاکٹرز کا ہے، ایریگیشن کا میں تھوڑا آگے پیچھے کرتا ہوں نا، وہ مجھے آپ چھوڑیں میں آپ کو کہتا ہوں کہ آئٹم نمبر 12 ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا بل ہے، مسٹر فخر اعظم وزیر! پلیز۔

غیر سرکاری مسودہ قانون کو متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

خیبر پختونخوا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ایمپلائز (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2017

Mr. Fakhar-e-Azam Wazir: I beg to move a motion for leave under rule 77 of the Provincial Assembly Rules of Business, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member, to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2017? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Leave is granted.

غیر سرکاری مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

خیبر پختونخوا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ایمپلائز (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2017

Mr. Speaker: Item No. 13, Mr. Fakhar-e-Azam and Mr. Ziaullah Bangash.

Mr. Fakhar-e-Azam Wazir: I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

غیر سرکاری مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

خیبر پختونخوا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ایمپلائز (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2017

Mr. Speaker: Item No. 14 and 15.

Mr. Fakhar-e-Azam Wazir: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Mr. Shahram! Can you say something, please?

Mr. Shahram Khan Senior Minister (Health): This is fine ji, Thank you.

(Applause)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. (Applause) Amendment in sub-clause (1) of Clause 2 of the Bill: Madam Zareen Zia!

Madam Zareen Riaz (Parliamentary Secretary for Agriculture): Mr. Speaker! I beg to move that in Clause 2, in sub-clause (1), for paragraph (f), para 1 and 2 of the Khyber Pakhtunkhwa, Employees

of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2017, the following may be substituted namely----

جناب سپیکر: مسٹر شہرام! (مداخلت) اچھا جی بولیں، بولیں پلیز۔

Parliamentary Secretary for Agriculture: (f) “**employees**” mean those duly qualified persons:-

(i) who were appointed as District Specialist, Medical Officers, Dental Surgeons and Drug Inspectors on adhoc or contract basis by the Government in the years 2015, 2016 and 2017 but otherwise than in accordance with the prescribed method of recruitment;

(ii) who were appointed in Saidu Medical College, Swat and Gajju Khan Medical College, Swabi on adhoc or contract basis by the Government in the years 2015, 2016, and 2017 but otherwise than in accordance with the prescribed method of recruitment.

Mr. Speaker: Mr. Shahram Khan.

Senior Minister (Health): I agree with the honourable MPA, ii.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Amendment is adopted and stands part of the Bill. Clauses 3 to 6 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 3 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 3 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 3 to 6 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

غیر سرکاری مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

خیبر پختونخوا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ایمپلائز (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2017

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Mr. Fakhr-e-Azam Wazir and Mr. Ziaullah Bangash.

Mr. Fakh-e-Azam Wazir: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2017 may be passed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Health Department (Regularization of Services) Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

Mr. Speaker: Mr. Shahram Khan, please, Shahram Khan!

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں سب سے پہلے پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور آپ کا بھی۔ اس بل کے پاس ہونے سے لوگ توریگولرائز ہو ہی جائیں گے، اس کے کرنے کا مقصد یہ تھا جس طرح آنریبل ایم پی اے صاحب نے بل لایا تھا اور سارے ایم پی ایز، اس پر ڈسکشن بھی ہوئی تھی، آپ بھی تھے، ایک تو جو سٹاف ہم نے پورے صوبے میں ہائر کیا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا، آج میں الحمدللہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ پورے جتنے بھی ہمارے ایم پی ایز ہیں، یہ اس بات کی گواہی کریں گے کہ آج کا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پہلے کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کافی بہتر ہے، الحمدللہ ڈاکٹرز موجود ہیں، وہی ڈاکٹرز پہلی دفعہ Peripheries میں گئے ہیں، دیر میں، چترال میں، تورغر میں، چارسدہ، صوابی لے لیں، ٹانک لے لیں، ڈی آئی خان لے لیں، کہیں پہ بھی لے لیں، ان ساری جگہوں میں آج ڈاکٹرز موجود ہیں جو پہلے کبھی بھی نہیں تھے۔ بلڈنگز بنائی گئی تھیں، حکومتیں گزریں لیکن ڈاکٹرز نہیں پہنچ سکے۔ اس کے کرنے کا مقصد یہ تھا کہ تنخواہیں بڑھائی گئیں، ان کو جاب سیکورٹی دینے کیلئے، ان کو Motivate کرنے کیلئے، Motivation تو ہو جاتی ہے لیکن جاب سیکورٹی انتہائی ضروری تھی۔ اس ہاؤس میں بہت بار ان آنریبل ایم پی ایز نے کوسچن کیا کہ جی ہم کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہم حلقوں میں جاتے ہیں اور ہمارے پاس ڈاکٹرز نہیں ہوتے ہیں ہسپتال میں اور لوگ ہم سے کوسچن کرتے ہیں، الحمدللہ آج یہ سارے ایم پی ایز اپنے حلقوں میں جا سکتے ہیں اور اپنے حلقوں میں کھلی آواز سے کہہ سکتے ہیں کہ آج ہم نے آپ کو ڈاکٹرز Provide کر دیئے ہیں۔ وہ نوجوان جو ان حلقوں میں گئے جو Peripheries میں گئے، ان کیلئے جاب سیکورٹی کا ہونا بہت زیادہ ضروری تھا، اسی وجہ سے سپیشلسٹ پورے صوبے میں، میڈیکل آفیسرز تقریباً

کوئی 2600 میڈیکل آفیسر زہیں تقریباً جو کہ اس ایکٹ سے Permanent ہو جائیں گے۔ اسی طریقے سے آئی ایم یو کا سٹاف، اسی طریقے سے باقی، فزیوتھراپسٹس ہیں، بہت سارا اور سٹاف ہے، وہ پوری ڈیٹیل ہے اس بل میں، وہ سارے لوگ جو کئی مدتوں سے اس ڈیپارٹمنٹ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے لیکن ان کے پاس جاب سیکورٹی نہیں تھی، آج اس اسمبلی نے اس کو ثابت کیا، میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے تعاون کیا اور ڈیپارٹمنٹ بالکل اس کا کریڈیٹ لیتا ہے، موجودہ حکومت لیتی ہے اور یہ موجودہ ہاؤس لیتا ہے، پورا ہاؤس، ان سب (تالیاں) نے ملکر ماشاءاللہ اس میں کردار ادا کیا ہے، تو میری طرف سے اس پورے ہاؤس کو مبارک ہو اور ان لوگوں کو مبارک ہو جو آج Permanent کئے گئے ہیں، سب کو بہت مبارک ہو۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر!

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناءاللہ۔ اس کے بعد آپ بات کریں گے۔ صاحبزادہ ثناءاللہ!

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے حلقے کے عوام کی طرف سے شہرام خان اور اس کی پوری ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میرے حلقے میں کم از کم اگر میں یہ بات فلور پر نہ کہوں تو میں خیانت کروں گا، میرے پورے حلقے میں تقریباً پانچ ڈاکٹرز تھے، جب میں ایم پی اے بنا تو پانچ ڈاکٹرز تھے، اللہ کا کرم، اللہ کا احسان ہے کہ میرے حلقے میں ہر بی ایچ یو میں، ہر سی ڈی میں اور پورے ہسپتالوں میں اب ہمارے ڈاکٹرز پورے ہوئے ہیں، تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں (تالیاں) اور فلور پر یہ کہتا ہوں اور وہ اسی لئے، "هل جزآء الاحسان الاحسان"، انہوں نے ہمارے حلقے بلکہ پورے کے پی کے کی بات تو میں نہیں کہہ سکتا اسلئے کہ اور ممبرز ہیں ہمارے، وہ ان شاءاللہ تعالیٰ کہیں گے لیکن کم از کم میں دیر کے حوالے سے بات کروں تو ان شاءاللہ تعالیٰ وہاں کے عوام اس پر مطمئن ہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: فخر اعظم!

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں آج پورے ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج تاریخی بل پاس کیا ہے اور جناب سپیکر

صاحب! میں ہیلتھ منسٹر کا بھی شکر گزار ہوں اور جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ آپ کا اس بل میں کردار کلیدی تھا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ گورنمنٹ کا جو ایک وعدہ تھا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے، تو آج ہمیں ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ اس طرف ان کی ایک اہم پیشرفت ہے اور میں ان کو Appreciate کرتا ہوں کیونکہ اس بل کے پاس ہونے سے میڈیکل آفیسرز 1785، ڈسٹرکٹ سپیشلسٹس 85، پلاننگ سیل ملازمین 29، بی ایچ آئی ایس ملازمین 96، کل ملازمین ہو گئے 1995 اور نیو میڈیکل آفیسرز ہیں 1496 تو کل ملا کر 3281 ملازمین Permanent ہو گئے جو کہ بہت بڑا کارنامہ ہے، جو کہ بہت ہی تاریخی کارنامہ ہے، (تالیاں) تو میں اپنی طرف سے پورے ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں سر! اور آپ کا سپیشل شکریہ ادا کرتا ہوں، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت خان۔ اوکے اس کے بعد، میں ابھی یہ دوسرا بل ہے، آئٹم نمبر 8، سکندر خان! سوری سکندر خان کا ہے لیکن یہ بھی فخر اعظم وزیر اور مسٹر یاسین خلیل، مسٹر منور خان ایڈوکیٹ اینڈ سردار حسین بابک، تو چاروں کی، فخر اعظم وزیر!

غیر سرکاری مسودہ قانون کو متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

خیبر پختونخوا پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ سیل ایری گیشن ایمپلائز (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2017

<u>Mr. Fakhr-e-Azam Wazir</u>: Mr. Speaker, I beg to move a motion for leave under rule 77 of the Provincial Assembly Rules of Business, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Planning and Monitoring Cell, Irrigation Employees (Regularization of Services) Bill, 2017, in the House.

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, Sikandar Sahib! Sikandar Sherpao Sahib!

<u>Mr. Sikandar Hayat Khan Senior Minister (Irrigation)</u>: Mr. Speaker Sir, we support the Bill and it may be introduced.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member, to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Planning and Monitoring Cell Irrigation Employees (Regularization of Services) Bill, 2017? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Leave is granted.

غیر سرکاری مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

خیبر پختونخوا پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ سیل ایری گیشن ایمپلائز (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2017

Mr. Speaker: Item No. 9. Mr. Fakhr-e-Azam Wazir, Mr.Yaseen Khalil, Mr. Munawar Khan Advocate and Sardar Hussain Babak. Fakhr-e-Azam!

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Planning and Monitoring Cell Irrigation Employees (Regularization of Services) Bill, 2017, in House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

غیر سرکاری مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

خیبر پختونخوا پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ سیل ایری گیشن ایمپلائز (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2017

Mr. Speaker: Item No. 10 and 11, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir, Mr.Yaseen Khalil, Mr. Munawar Khan Advocate and Mr. Sardar Hussain Babak. Fakhr-e-Azam!

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Planning and Monitoring Cell Irrigation Employees (Regularization of Services) Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Planning and Monitoring Cell Irrigation Employees (Regularization of Services) Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

غیر سرکاری مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

خیبر پختونخوا پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ سیل ایری گیشن ایمپلائز (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2017

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Mr. Fakhr-e-Azam Wazir, Mr. Yaseen Khalil, Mr. Munawar Khan Advocate and Mr. Sardar Hussain Babak. Munawar Khan!

Mr. Munawar Khan Advocate: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Planning and Monitoring Cell Irrigation Employees (Regularization of Services) Bill, 2017 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Planning and Monitoring Cell Irrigation Employees (Regularization of Services) Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

جناب فخراعظم وزیر: مسٹر سپیکر!

جناب سپیکر: جی، فخراعظم وزیر صاحب!

جناب فخراعظم وزیر: سر! پورے ہاؤس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور Specially ہمارے ایریگیشن منسٹر سکندر خان شیر پاؤ کا بہت ہی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ اس بل کے لانے میں اور اس کے پاس کرنے میں اس کا کردار بہت اہم ہے، تو میں Once again پورے ہاؤس کا شکر گزار ہوں اور سر! آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، تھینک یو جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker. Dr Mehr Taj Roghani, honourable Deputy Speaker and Madam Rashida Rifat, item No. 6.

محترمہ مہر تاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): راشدہ کو خیر ہے پاس کرنے دیں، This is allright, she will-----

جناب سپیکر: میڈم راشدہ۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا جہیز، شادی کے تحائف اور تقاریب پر پابندی، مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

محترمہ راشدہ رفعت: شکریہ سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

Janab Speaker! I beg to move a motion for leave under rule 77 of the Provincial Assembly, Rules of Business, 1988, to introduce the

Khyber Pakhtunkhwa, Dowry, Bridal Gift and Marriage Functions Restriction Bill, 2017, in House. I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Dowry, Bridal Gift and Marriage Functions Restriction Bill, 2017-----

جناب سپیکر: بس بس ہو گیا جی۔

The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member, to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Dowry, Bridle Gift and Marriage Functions Restriction Bill, 2017 in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

Mr. Speaker: Item No. 7, Dr. Meher Taj Roghani, honourable Deputy Speaker and Madam Rashida Rifat.

Ms: Mehr Taj Roghani (Deputy Speaker): Thank you, Mr. Speaker. I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Dowry, Bridal Gift and Marriage Functions Restriction Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5, 'Privilege Motion': Maulana Mufti Fazal Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ضلع بونیر کے واحد گرلز کالج ڈگر میں زیر تعلیم بچیوں کے والدین نے مسلسل کالج انتظامیہ کے خلاف مجھے شکایتیں بھجوائیں کہ ایک تو 1600 طالبات سے ماہانہ 75 روپیہ غیر قانونی طور پر اکٹھا کیا جا رہا ہے اور دوسری شکایت یہ کی کہ طالبات کو پڑھائی کیلئے گرلز کالج پالیسی کے برخلاف مرد ٹیچرز ہائر کئے گئے ہیں جس پر میں نے ڈائریکٹر ہائر ایجوکیشن محمد روز صاحب سے رابطہ کیا، انہوں نے بڑی سختی سے کالج پرنسپل صاحبہ کو حکومتی پالیسی سے آگاہ کیا اور ان دونوں اقدامات سے ان کو منع کیا۔ کالج پرنسپل صاحبہ نے اپنے سٹاف کے تعاون سے طالبات سے روڈ بلاک کروا کر میرے خلاف نازیبا نعرے لگوائے، میں اس موقع پر کالج گیا تو پرنسپل صاحبہ نے توہین آمیز لہجے میں میرے ساتھ بات کی جس سے بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا۔

سپیکر صاحب! دا یو انتهائی اهم ایشو ده او دوه Irregularities دی په دیکښې نو کم از کم چې تاسو په دې دواړو باندې سخت ایکشن ورسره ورسره هم واخلئ او دا پریویلج کمیټئ ته جی وراولیږئ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say' Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned.

(Interruption)

جناب سپیکر: مولانا صاحب! یہ ریزولیوشن پاس کرتے ہیں، اس کے بعد باقاعدہ وہ کرتے ہیں، جو جو ریزولیوشنز ہیں Kindly وہ کر لیں، جس جس کے پاس ہیں وہ ریزولیوشنز جو ہیں، ثناء اللہ صاحب۔ صاحبزادہ ثناءاللہ! آئٹم نمبر16پر آجاؤ بھئی، آئٹم نمبر16، پلیز صاحبزادہ ثناءاللہ!

قراردادیں

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ ایک قرارداد ہے: ہر گاہ کہ اس وقت لاکھوں پاکستانی روزگار کے سلسلے میں بیرونی ملک میں رہائش پذیر ہیں اور اپنے خاندان کی کفالت کر رہے ہیں اور زر مبادلہ کے ذریعے پاکستانی معیشت کو استحکام بخش رہے ہیں لیکن اس کے باوجود کہ وہ ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، ان کو ووٹ کے حق سے محروم رکھا گیا ہے جو ان کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ بیرونی ممالک میں مقیم پاکستانیوں کو آئندہ انتخابات میں ووٹ کا حق دیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب سپیکر: اچھا جی، جو جو، Next-----

صاحبزادہ ثناءاللہ: یہ دوسری قرارداد ہے906-----

جناب سپیکر: نہیں، یہ میڈم آمنہ سردار، آمنہ سردار ہیں؟ جی جی، میڈم آمنہ سردار!

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ مشہور سماجی و فلاحی رہنما عبدالستار ایدھی (مرحوم) کی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی سوانح حیات کو صوبہ خیبر پختونخوا کے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں ان کی سماجی اور فلاحی خدمات سے روشناس ہو سکیں۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted-----

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! یہ ایک بات خوش آئند ہے-----

جناب سپیکر: جی جی، عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ خوش آئند ہے کہ ایسے مشاہیر کو نصاب اور معاشرتی علوم کی کتابوں کے اندر جگہ دینی چاہیئے لیکن محترمہ کو یہ بات Explain کرنی چاہیئے کہ کیا وہ پوری کتاب چاہتی ہیں؟ میرا خیال ہے کہ اگر پوری کتاب کی بات کرتی ہیں تو وہ تو ممکن نہیں رہے گا لیکن اگر وہ چاہتی ہیں کہ جس طرح دوسرے مشاہیر کے اوپر معاشرتی علوم کے اندر چھوٹے چھوٹے بریف پیراگراف شامل ہیں، اگر وہ چاہتی ہیں تو میرے خیال میں اس میں کوئی دورائے نہیں ہو سکتی ہیں، That should be included لیکن پوری Biography تو نبی ﷺ کی بھی شامل نہیں ہے تو اسلئے میں یہ چاہوں گا کہ وہ تھوڑی Explanation کریں، If she means کہ ایک چھوٹی سی Biography جس طرح باقی مشاہیر کی ہیں، وہ شامل کی جائے So the government has no objection, it should be included them.

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! بالکل ابھی تک کسی بھی شخصیت کی سوانح حیات ہمارے پورے کے پورے نصاب میں شامل نہیں ہوتی، جب یہ نصاب میں شامل کرنے کی

بات کی گئی ہے تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ اس کا کچھ حصہ یا اس کو Summarize کر کے اس کو پیش کیا جائے گا، کبھی بھی ایسا نہیں ہوتا کہ پوری کتاب شامل کر دی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اوکے، عنایت خان!

محترمہ عظمیٰ خان: ایک بات سر! میں کلیئر کر دوں، ان کی جو۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں، جب آپ ریزولیوشن کی بات کرتی ہیں اور جب Unanimous پاس ہوتی ہے اسمبلی سے تو That is binding on the government اور اس میں اگر آپ Clarity کے ساتھ ذکر نہیں کریں گے تو اس سے مزید پھر Confusion، تو میرے خیال میں الفاظ کو Amend کر کے، ریزولیوشن کے اندر امنڈمنٹ کر کے یہ بات کی جائے کہ ان کی سوانح حیات کے اوپر معاشرتی علوم کے اندر کسی بھی کلاس میں، چوتھی کلاس ہو، پانچویں، چھٹی، ساتویں، کسی بھی کلاس کے اندر ایک Essay شامل کیا جائے، اس قسم کے الفاظ ہوں۔ اگر آپ سوانح حیات کا نام لکھیں گے تو اس کا مطلب ہو گا، پھر اسی اسمبلی کے اندر ممبر اٹھے گا اور کہے گا کہ حکومت کے خلاف میں پریویلج موشن لاتا ہوں کیونکہ اسمبلی کی ریزولیوشن پاس ہوئی ہے اور اس کو Implement نہیں کیا گیا ہے، تو مناسب الفاظ ہونے چاہئیں، میرے خیال میں یہ الفاظ، یہ امنڈمنٹ اگر ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی میڈم عظمیٰ!

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر صاحب! ان کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو جو انہوں نے عوام کی اور جو لوگوں کی خدمت کی ہے، اگر اسی کو ہم لے لیں کہ انہوں نے کس طرح عوام کو فائدہ دیا ہے، عوام کی خدمت کی ہے، اس کی زندگی کے اس پہلو کو ہم لے کے کسی طریقے سے، کسی ایک مضمون میں، چاہے آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑی Amend کر کے، میڈم! تھوڑا اس میں اضافہ کر دیں کہ اس کے اوپر ایک سبق یا کوئی پیراگراف شامل کیا جائے تاکہ اس کی زندگی سے لوگوں کو باقاعدہ Awareness ہو۔

محترمہ عظمیٰ خان: اردو میں Add کرنا چاہتے ہیں یا انگلش کی بک میں، تو اس میں ان کے نام سے ایک Topic add رکھا جائے۔

جناب سپیکر: میڈم آمنہ!

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ ایک سال پہلے تقریباً جمع ہوئی تھی اور اس کے بعد سے یہ سلسلہ چلا آرہا ہے لیکن ابھی میرا خیال ہے کہ آج کل عبدالستار ایدھی صاحب کا دو دن پہلے سالگرہ کا دن تھا، منایا گیا پوری دنیا میں اور آسٹریلیا نے بھی ان کو Tribute پیش کیا ہے اور بہت خراج تحسین پیش کیا، تو جب باہر کے ممالک ان کو خراج تحسین پیش کر سکتے ہیں اور ہمارے ہاں ان کو کوئی ایسا وہ نہیں دیا جارہا تو یہ دراصل ان کی خدمات کو سراہنے کیلئے، ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے ہم نے اس کو یہ کیا ہے۔

Mr. Speaker: Agreed, agreed, as amended, as amended.

محترمہ آمنہ سردار: جی سر۔

جناب سپیکر: او کے جی، مطلب جو آپ کا وہ ہے اس میں،

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted as amended? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب سپیکر: جی، یہ ریزولیوشن پاس کر لیں اس کے بعد۔ اچھا میڈم راشدہ رفعت! میڈم راشدہ رفعت! ریزولیوشن نمبر 894، جی میڈم، پلیز۔

محترمہ راشدہ رفعت: جی شکریہ، سپیکر صاحب۔ موبائل کمپنیوں کے کردار کو محدود کیا جائے، میں نے اس پر یہ سپیکر صاحب! یہ قرارداد۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Read کر لیں، آپ پلیز ریزولیوشن Read کریں، اس کی Reading کر لیں، کوئی اور پڑھ لے گا۔

محترمہ راشدہ رفعت: یہ بند ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی اور پڑھ لے گا۔

محترمہ راشدہ رفعت: ایک منٹ یہ آرہا ہے۔

جناب سپیکر: آرہا ہے، جی، میڈم!

محترمہ راشدہ رفعت: جی۔

جناب سپیکر: یہ آن کرلیں اس کا، ایک منٹ، یہ لے کے آرہا ہے آپ کے پاس۔

محترمہ راشدہ رفعت: جناب سپیکر! چونکہ موبائل کمپنیوں نے مختلف پیکجز شروع کیے ہیں جس میں رات بھر کے پیکجز خصوصاً طلباء کیلئے انتہائی نقصان دہ ہیں اور اس سے غیر صحت مند سرگرمیوں اور رجحانات میں اضافہ اور ہماری نسلوں کو بے راہ روی کے شکار ہونے کا خدشہ ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ موبائل کمپنیوں کے کردار کو محدود کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ قرارداد میں نے 2014 میں جمع کرائی تھی اور اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد ان کی کوئی اہمیت نہیں رہی، بلکہ یہ آپ خود سمجھتے ہیں کہ نیٹ کے اب دس دس روپے کے پیکج روزانہ کے آتے ہیں اور اس کی اب کوئی اہمیت رہی بھی نہیں ہے، اسلئے میں اب یہ سفارش کرنا چاہتی ہوں کہ نیٹ ہے تو وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔

The motion before the House is that the resolution, moved by honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Madam Uzma! 895.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ ہرگاہ کہ پورے ضلع پشاور میں بالعموم اور آفیسرز کالونی ڈیگری گارڈن پشاور جہاں صوبائی حکومت کے مختلف محکموں کے افسران رہائش پذیر ہیں، میں سوئی گیس کا پریشر نہایت کم ہوتا ہے اور گزشتہ تقریباً ایک ماہ سے آفیسرز کالونی ڈیگری گارڈن میں سوئی گیس کی سپلائی منقطع ہے جس سے کالونی کے مکینوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے اور گیس نہ ہونے کی وجہ سے ضروریات زندگی مفلوج ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں سردی کے اس موسم میں سکول جانے والے بچے زیادہ تر متاثر ہو رہے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ

آفیسرز کالونی ڈبگری گارڈن پشاور میں گیس کی سپلائی بلا تعطل جاری رکھے اور گیس پریشر کی کمی کو دور کرنے کیلئے کالونی کے اندر علیحدہ پائپ لائن بچھائی جائے۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Item number-----

(Interruption)

جناب سپیکر: دا به اخره کښې راځی کنه، دا چې روټین کښې ایجنډا باندې کومه هغې نه پس به خبرې ورسره کومه۔ صاحبزاده ثناء الله! 906۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ ہر گاہ دنیا بھر میں پاکستانی محنت مزدوری کیلئے مختلف ممالک کا رخ کرتے ہیں اور وہاں پر محنت مزدوری کر کے اپنے اور اپنے خاندانوں کی کفالت کے ساتھ ساتھ قیمتی زرمبادلہ کما کر ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ دیگر ممالک کے ساتھ ساتھ پاکستانیوں کی کثیر تعداد خلیجی ممالک میں روزگار کیلئے رہائش پذیر ہیں اور اسلامی برادر ممالک میں رہائش پذیر پاکستانی ملکی وقار میں اضافے کا باعث ہیں۔ اسی طرح متحدہ عرب امارات میں بھی پاکستانی جفاکش محنت مزدوری کر کے ملک و قوم کی خدمت کے ساتھ ساتھ متحدہ عرب امارات کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں جو دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کا اہم ذریعہ ہیں۔ متحدہ عرب امارات کے ساتھ پاکستان کا دیرینہ بھائی چارے اور اخوت کا رشتہ قائم ہے اور ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات پر فخر ہے۔ یہ اسمبلی صوبے میں متحدہ عرب امارات کے سرمایہ کاروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ متحدہ عرب امارات کے ساتھ تعلقات کو مزید فروغ دیا جائے تاکہ دونوں اسلامی برادر ممالک کے درمیان دیرینہ تعلقات کو مضبوط سے مضبوط تر کیا جاسکے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Item No. 17, Item No. 17-----

(Interruption)

جناب سپیکر: نہ ایک ریزولیوشن محمد علی پاس کرنا چاہتا تھا اور ایک ثناء اللہ اور اس کے بعد ہم Topic پہ آجاتے ہیں پھر۔ جی، محمد علی!

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب محمد علی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اسمبلی کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Rule 240 کے تحت Rule 124 کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, to move their resolutions? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please.

قراردادیں

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب! دا یو جوائنٹ ریزولیوشن دے زما د طرف نہ، سید جعفر شاہ د اے این پی، ڈاکٹر امجد علی صاحب تحریک انصاف، محمود بیٹنی صاحب جمعیت علماء اسلام، سردار ظہور صاحب، میاں ضیاءالرحمان صاحب د مسلم لیگ نون، فخر اعظم صاحب پاکستان پیپلز پارٹی، سکندر شیرپاؤ صاحب قومی وطن پارٹی او شاہ حسین الائی جمعیت علماء اسلام او سعید گل ایم پی اے صاحب۔

اس قرارداد کی وساطت سے صوبائی اسمبلی کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ سوات ایئرپورٹ عرصہ دراز سے بند ہے جس کی وجہ سے خصوصاً وہ مسافر بھائی جو سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور یورپی ممالک میں محنت مزدوری کرتے ہیں اور ملاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو بہت تکلیف اور مشکلات ہیں۔ پشاور ایئرپورٹ پورے صوبے کا بوجھ اٹھانے سے قاصر ہے اور ملاکنڈ ڈویژن کے مسافر بھائی جو باہر سے آتے ہیں، ان کا وقت اور پیسے دونوں ضائع ہوتے ہیں، لہذا یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ سوات ایئرپورٹ کو عوامی مفاد کے تناظر میں فی الفور کھولا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Sanaullah Sahib!

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دا جی یو قرارداد دے چې د ملاکنډ ډویژن او د هزارې په حواله باندې دے۔

ہر گاہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں سیاحتی مقامات کی کوئی کمی نہیں خصوصاً ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن میں قدرت نے ایسے مقامات پیدا کیے ہیں جن کا ثانی نہیں، قدرتی مناظر اور خصوصاً پانی کی وافر مقدار اور برف سے ڈھکی پہاڑی چوٹیاں ان کے حسن میں مزید اضافے کا سبب ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سیاحت کے فروغ ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن کی پسماندگی کو دور کرنے اور دنیا میں پاکستان کا امیج خوبصورت ممالک میں لانے کیلئے اس کو سی پیک میں شامل کیا جائے اور اس کو ٹورسٹ انڈسٹری کا درجہ دیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، یہ نام لے لیں اس کے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: اس میں ہمارے ساتھ ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ سے تعلق رکھنے والے ممبران اسمبلی ہیں، محمد علی صاحب ہیں، مشتاق غنی صاحب ہیں اور حبیب الرحمان صاحب ہیں، میاں ضیاءالرحمان صاحب ہیں، سردار ظہور صاحب ہیں، بخت بیدار خان ہیں، ڈاکٹر امجد صاحب ہیں اور محمد رشاد صاحب ہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب سپیکر: Topic، ابھی Discussion on topic لطف الرحمان صاحب! آپ سٹارٹ کر رہے ہیں، سکندر خان! پلیز۔ جی، سکندر خان!

جناب سکندر حیات خان {سینئر وزیر (آبپاشی)}: سپیکر صاحب! زه ستاسو مشکور یمه چې تاسو موقع را کړه۔ زه یو اهم خبرې باندې دغه کوم، ما ته پته ده چې دا کوم

ایشوز چې اپوزیشن اوچت کړی دی، هغه هم ډیر اهم دی خو نن چونکه وفاقی کابینه چې دے هغې د فاټا د Merger باره کښې رپورټ Adopt کړے دے او هغې حوالې سره زه یو ځو خبرې کول غواړمه ځکه چې دا یو اهم ایشو ده، د دې صوبې سره تعلق ساتی او چونکه نن هلته کښې وفاقی کابینه کښې دا د غه شوے دے نو په دغې حوالې سره مونږه غواړو چې خپل پوائنټ آف ویو نن رامخامخ کړو۔ سپیکر صاحب! کله چې د فاټا ریفارمز کمیټی جوړه شوه نو د چا هم ترې دا طمع نه وه چې د دې کمیټۍ به څه نتیجه راا وځی او د دې څه Recommendations به هم مخامخ راشی، بلکه هغه وخت کښې توقع دا وه چې څنګه چې عموماً ایشوز Deflect کیږی او لیټ کیږی نو د هغې د پاره کمیټۍ جوړې شی نو دیکښې هم دا طمع وه چې د دې کمیټۍ به هم د غه قسمه رپورټ راځی او چرته د هغې رپورټ به په منظر عام باندې نه راځی خو خلاف توقع د دې کمیټۍ رپورټ چې مخامخ راغے نو هغې کښې هغوی د ټول سول سوسائیټۍ د ټولو خلقو رائے مخامخ واخستله او دې نتیجې ته اورسیدل چې فاټا چې ده، هغه صوبې کښې ضم کیدل پکار دی او دا زما خیال دے چې د فاټا د خلقو د پاره یو ډیر اهم خبره وه ځکه چې په یو ملک کښې دوه قسمه نظامه نشی چلیدے، دوه قسمه قانونه نشی چلیدے، دوه قسمه آئینه نشی چلیدے۔ نو هغې لحاظ سره د هغې ځائې خلقو چې کوم د ډیرې مودې نه یو لحاظ سره زه به ورته اووایم چې د دې ملک دغه کښې خو ګنړلې کیدل چې د دې ملک Citizens دی خو هغوی ته هغه حقوق حاصل نه وو چې کوم د دې ملک د Citizens د آئین لاندې دی خو سپیکر صاحب! نن یو طرف ته په دې باندی که مونږه خوشحاله شو چې اؤ د کمیټۍ رپورټ وفاقی کابینه Adopt کړو خو بل خوا ته اوس هم دا خدشه پیدا شوه او چونکه دیکښې دا خبره راغلا چې دا پینځه کالو کښې دننه به کیږی۔ یعنی چې هغه کومه زمونږه مطالبه وه او صوبې، زمونږه صوبائی حکومت چې کومه مطالبه کړې وه یا زیات تر اکثریتی پارټو چې کومه مطالبه کړې وه چې دا د فوراً اوشی او مونږه دا غوښتل چې د 2018 د الیکشن نه مخکښې د دا ضم هم کړے شی او هغوی ته د په صوبائی اسمبلئی کښې نمائندګی ورکړے شی چې2018 الیکشن راځی چې د فاټا ورونړه هم چې دے هغوی ته په صوبائی اسمبلئی کښې نمائندګی ملاؤ شی،

هغه شے Delay کړے شو او دا زما خیال دے چې یو لحاظ سره د فاټا خلقو سره هم زیاتے شوے دے۔ بیا ورسره ورسره جناب سپیکر! دیکښې خبره شوې وه چې په 2017 کښې به هلته کښې بلدیاتی الیکشن کیږی نو هغه هم دا خبره شوې ده چې د 2018 پس به بلدیاتی الیکشن هلته کښې اوشی نو هغه شے هم هلته کښېExtend نشو۔ زه دا ګڼرمه چې دا د دې صوبې اسمبلئ په دې باندې قراردادونه پاس کړی دی، تیره اسمبلئ کښې هم په دې باندې قراردادونه پاس کړی وو او دې اسمبلئ هم په دې باندې خپل قراردادونه پاس کړی دی، زه دا ګڼرمه چې دا د دې اسمبلئ د قراردادونو یو لحاظ سره توهین شوے دے او جناب سپیکر! که مونږه دا اوګڼرو چې دا یو موقع وه د وفاقی حکومت سره چې تر اوسه پورې کوم زیاتے شوے وو د فاټا د خلقو سره چې د هغې ازاله اوشی، د هغې موقع چې ده هغه دوئ یو لحاظ سره Lose کړه، نو په دې باندې جناب سپیکر! زه د خپل پارټئ د اړخه دا وئیل غواړمه چې مونږه د دې مذمت کوؤ او مونږه دا غواړو چې دا زر تر زره فاټا چې ده هغه د د صوبې حصه جوړه کړے شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، لطف الرحمان صاحب! میرے خیال میں ٹائم، اس طرح کرتے ہیں کہ چونکہ یہ اپوزیشن کا وہ ہے تو وہ اپنی بات کریں گے تو میں آپ کو بیچ بیچ میں موقع دوں گا تو آپ دونوں اس ایشو پر بھی بات کر سکتے ہیں۔ لطف الرحمان صاحب! اپنا نقطہ نظر دے دیں، میں موقع دیتا ہوں پھر۔ مولانا صاحب چونکہ Topic پر بھی شروع کر لیں اور اگر اس پر بھی آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں۔

صوبے کے مالی بحران اور دیگر امور پر بحث

<u>مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف):</u> بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر، میں کوشش کروں گا سکندر خان صاحب نے ایک بات کی ہے، اس حوالے سے بھی کچھ پوائنٹس جو ہماری پارٹی کے حوالے سے یا ہم سمجھتے ہیں کہ پوری تمام پارٹیز کو اعتماد میں لیکر ہمیں آگے چلنا چاہیئے، اس پر بھی میں ایک بات کر لوں گا اور اصل موضوع کی طرف پھر آؤں گا جو انتہائی اہم ہے۔ جناب سپیکر! سکندر خان صاحب نے بات کی کہ ہم نے فاٹا کے حوالے سے یہ Difference کہ ہمارا جو Settled area ہے، اس کا قانون آئین کچھ اور ہے اور فاٹا کا قانون آئین اور ہے، بنیادی طور پر فاٹا بھی اسی آئین کا ایک حصہ ہے اور جو

بنیادی، ہمارے آئین کا بنیادی ڈھانچہ ہے، اس ڈھانچے کا فاٹا بھی حصہ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ فاٹا کے حوالے سے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہ صوبے کے ساتھ Merge ہوتا ہے یا وہ الگ سا صوبہ بنتا ہے لیکن یہ اصولی بات ہم کرتے ہیں اور وہ اصولی بات صرف اتنی ہے کہ فاٹا کے عوام کو اس فیصلے میں شامل کیا جائے، فاٹا کے لوگوں پر فیصلہ Impose نہیں ہونا چاہیئے بلکہ فاٹا کے لوگوں کو آپ اس فیصلے میں شامل کریں اور اس کے دو ہی طریقے ہیں، دنیا میں ریفرنڈم ہوتے ہیں، آپ ریفرنڈم کروائیں ایک دن میں، شام تک اس کا ریزلٹ نکل آئے گا اور اگر علاقے ملکوں سے الگ بھی ہوتے ہیں یہ تو ایک ہی ملک کے اندر کی ایک بات ہے بلکہ بہت سارے علاقے ریفرنڈم کے تھرو ملکوں سے الگ ہوتے ہیں اور ملکوں میں شامل ہوتے ہیں، یونین سے الگ ہوتے ہیں، یونین میں شامل ہوتے ہیں جناب سپیکر! تو یہاں پر بھی ہم چاہتے ہیں کہ فاٹا کے عوام کو اس میں شریک کیا جائے لیکن تمام سٹیک ہولڈرز کو ساتھ لیکر ایک متفقہ فیصلہ آئے اور وہ کیبنٹ کے تھرو آئے۔ تمام پارٹیز کو بٹھا کر اس کی جو کمیٹی بنی تھی، اس میں بیٹھ کر یہ Solution جو ہے اس کا ہونا چاہیئے تاکہ ہم ایک لائن پر چل سکیں اور ہمارا جو فیصلہ ہو، وہ پورے ملک کا فیصلہ ہو اور وہ تمام لوگ، تمام پارٹیاں، تمام سیاسی پارٹیاں اس میں شامل ہوں اور ساتھ میں فاٹا کے عوام کی مشاورت بھی شامل ہو تاکہ فاٹا کے مستقبل کا فیصلہ فاٹا کے عوام کی مشاورت کے ساتھ ہو تو یہ ایک بنیادی بات ہے اس میں، اور اس کی طرف بات آگے جا رہی ہے اور کسی بھی ٹائم پر ان شاء اللہ امید ہم رکھتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ جو ہے ایک فیصلے، ایک نتیجے تک ان شاء اللہ پہنچے گی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی۔۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: یہ چونکہ اپنی پارٹی کا موقف دینا چاہتے ہیں تو پانچ پانچ منٹ ان کو دیتے ہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: میرے خیال میں بہت لیٹ ہو جائے گا، اس پر بات بے شک یہ کریں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلو چلو بسم اللہ، ٹھیک ہے جی۔

قائد حزب اختلاف: جیسے میں نے ایک بات کی ہے تو ساتھ میں وہ پوائنٹ بھی آجائے۔ جناب سپیکر! آج ہم ایجنڈے کے ایک اہم پوائنٹ پر آئے ہوئے ہیں اور وہ پوائنٹ ہے اس حوالے سے کہ ہم جو Financial crisis کے حوالے سے ہمارے تمام ممبران جو ہیں، پریشانی ہے ان کو، پارلیمنٹ کو، ہمارے اسمبلی کے تمام ممبران کو اس حوالے سے پریشانی ہے اور یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ ایک ایسا مبہم سا ایک ماحول چل رہا ہے، اس سال، کرنٹ اس سال کے بجٹ کے حوالے سے، اس حوالے سے جو کچھ بھی سامنے ہمارے پاس آرہا ہے، وہ انتہائی افسوسناک ہے جناب سپیکر! بہت سارے ممبران نے یہاں فلور پر ہر ایک ممبر نے اپنے Individual حوالے سے باتیں کی ہیں کہ ہماری سکیمیں جو 2013 میں ہم نے شروع کی تھیں تو وہ Completion تک نہیں پہنچ سکتیں جب تک اس کو کوئی فنڈنگ نہ ہو، فنڈ نہ مل رہا ہو۔ اسی حوالے سے پھر اگلے Year کے، پھر اگلے Year کے، اور اس سال تو انتہائی مبہم ہے کہ سمجھ میں نہیں آرہا کہ ہو کیا رہا ہے؟ اور کہا یہ جارہا ہے کہ اس سال کی اے ڈی پی کو ہم نے ختم کر دیا ہے اور وہ تمام پیسے ہم نے پچھلے جتنے بھی پراجیکٹس ہیں، ان پر شفٹ کئے ہیں لیکن یہاں بھی خدشات پائے جاتے ہیں کہ کہیں پہ تو، کئی حلقوں پر تو نئے فنڈز سے پیسوں کا اجراء ہو رہا ہے، پیسے ریلیز ہو رہے ہیں، نئے پراجیکٹس دیئے جارہے ہیں اور باقی صوبے کو اس حوالے سے محروم رکھا گیا ہے، مخصوص علاقوں کو پیسے مل رہے ہیں اور باقی کسی بھی Constituency کو وہ پیسے نہیں مل رہے، کوئی نیا فنڈ ان علاقوں کو نہیں مل رہا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ہم نے سٹارٹ میں جب یہ بجٹ پاس ہو رہا تھا، آج عجیب سی بات ہے کہ آج ہمارے فنانس منسٹر بھی موجود نہیں ہیں اور پچھلی اسمبلی میں بھی میں نے ایک سوال اٹھایا تھا لیکن مجھے اس سوال کا جواب کسی نے نہیں دیا حالانکہ اس حوالے سے انتہائی سنجیدگی کی ضرورت ہے اور انتہائی اہمیت کے سوالات ہم اٹھاتے ہیں اور پھر اس کو جو ہے وہ جواب ندارد والی بات ہے کہ وہ ردی کی ٹھوکری میں ڈال کر اس کا کوئی جواب ہمیں نہیں مل رہا ہوتا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! سٹارٹ میں میں نے کہا تھا کہ یہ جو بجٹ آپ پیش کر رہے ہیں، یہ بجٹ جو ہے وہ خسارے کا بجٹ ہے، یہ آپ اس کو بیلنس بجٹ پیش کر رہے ہیں تو آنے والے حالات میں یہ ساری چیزیں آپ کے سامنے آئیں گی اور پھر وہ مخدوش صورتحال سے آپ کا سامنا ہوگا، آپ کو پارلیمنٹ کو سمجھانے میں، بریف کرنے میں آپ کو مشکلات آئیں گی اور آج بھی اس کی ضرورت ہے جناب سپیکر! کہ

آپ پارلیمنٹ کو بریف کریں کہ ان کی سمجھ میں آئے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے اور جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا یہاں فلور آف دی ہاؤس چیف منسٹر نے کہا تھا کہ ہم اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈرز کو ساتھ لیکر، ہم اس بجٹ کے حوالے سے بات کریں گے اور ہمارے جو مسائل ہیں، ان مسائل کو بھی ان کے سامنے رکھیں گے اور جو کچھ ہم کر سکتے ہیں، وہ بھی ہم کریں گے۔ جناب سپیکر! یہ دو دفعہ یہاں پر چیف منسٹر نے فلور آف دی ہاؤس کمٹمنٹ کی کہ ہم آپ کے ساتھ بات کریں گے لیکن آج مارچ کا مہینہ شروع ہو گیا، ہم سے کسی نے کوئی رابطہ نہیں کیا اس حوالے سے۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! اس حوالے سے جب بجٹ پیش کیا گیا، وہ بجٹ کا تقریباً 429.695 بلین جو ہے، یہ Receipt تھا ریونیو کا اور اس کے علاوہ جو General receipts ہیں، وہ تقریباً کوئی 27.451 تھا اور اسی طرح Development receipt جو ہے، وہ 47.855 تھا جناب سپیکر، اس کو اگر ٹوٹل کیا جائے جناب سپیکر! تو یہ 505 بلین بنتا ہے اور اس کے اخراجات کے حوالے سے بھی جو تفصیل دی گئی، وہ بھی 505 ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہاں پہ سب سے پہلے جو ہمارا ہائیڈل پرافٹ، نیٹ پرافٹ جو ہے اس سے ہم نے توقعات رکھے تھے کہ ہمیں کوئی 33.7 بلین جو ہیں، یہ ہمیں Receive ہوں گے اور یہ Receive جب ہوں گے تو اس میں اس بنیاد پر ہم نے جناب سپیکر! بجٹ بنایا۔ پچھلے سال کے حوالے سے اسی مد میں جو ہم نے توقعات ظاہر کئے تھے کہ ہمیں اس میں اتنے بلین روپے ملیں گے تو اس کا ففٹی پرسنٹ جناب سپیکر! اس کو ملا ہے ففٹی پرسنٹ اور اس سال بھی اس مہینے تک جو ہماری معلومات ہیں، وہ تقریباً کوئی 16 بلین اور 16 بلین اب یہ واپس اسی جگہ پر آ گئے کہ ففٹی پرسنٹ ہمیں ملے گا اور ففٹی پرسنٹ ہمیں نہیں مل رہا ہے جناب سپیکر! یہ 16 بلین جناب سپیکر! یہ خسارے میں بجٹ میں گئے اور ہم توقعات خود سے بناتے ہیں، وہ مفروضات ہوتے ہیں کہ ہم بناتے ہیں کہ جی اس کے تحت ہمیں اتنے پیسے ملیں گے اور پھر جو ہے نا اسی کی بنیاد پہ ہم بجٹ بناتے ہیں اور پھر ہم اس کو بیلنس بجٹ پیش کرتے ہیں، تو یہ مسلسل ہم اپنے آپ کو بھی دھوکہ دیتے ہیں اور پارلیمنٹ کے ممبران کو بھی دھوکہ دیتے ہیں اور جو بجٹ ہم سامنے لاتے ہیں جو ایک دستاویز ہوتی ہے پورے صوبے کیلئے اور وہ صوبہ سارا ان دستاویزات کو پڑھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسی طریقے

سے ہو گا حالانکہ ہم اس میں فگرز میں جو اونچ نیچ کرتے ہیں تو اس سے پورا نظام ڈسٹرب ہو جاتا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اسی طرح ہم نے Provincial own receipts جو ہیں، اس سے تقریباً ہم نے 12.863 بلین، یہ ہماری وہ تھی کہ ہم یہ پیدا کریں گے اور یہ بنیادی طور پہ ہم پیدا کریں گے لینڈ ڈویلپمنٹ سے کہ یہ پیسہ ہمارے پاس آئے گا اور ہم اس پیسے سے اس بجٹ کا جو بیلنس ہے، اس کو ہم پورا کریں گے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! حکومت بیٹھی ہے اور ہمارا ایجنڈے کا یہ بھی نکتہ ہے کہ ہماری حکومت کے وہ ارکان یہاں پہ نہیں بیٹھتے جو ذمہ دار ہوتے ہیں، جن نے جواب دینا ہوتا ہے اور اس کا جواب دینا چاہیئے ان کو، لیکن جواب نہیں آرہا ہوتا ہے جناب سپیکر، تو یہ خسارہ جو ہے یہ 12 بلین آپ اس میں اور شامل کریں کہ اس بجٹ کا یہ خسارہ ہو گا جناب سپیکر! اور ہم مفروضوں پر یہ ساری چیزیں چلاتے ہیں، ہمیں بتادیا جائے کہ حکومت نے اس معاملے میں کتنا ریونیو جنریٹ کیا ہے، وہ کیا ڈویلپمنٹ کی ہے کہ جس بنیاد پہ یہ سوچا جارہا تھا کہ ہم 12 بلین سے زیادہ رقم جنریٹ کریں گے اور پھر اس بجٹ کو ہم بیلنس رکھیں گے اور ان سارے پراجیکٹس کو ہم پورا کریں گے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! آگے ہمارا ہے ہائیڈل ڈویلپمنٹ فنڈ پیسہ، اور ہم نے اس میں بھی جو توقعات ظاہر کئے ہیں کہ ہم نے یہاں پہ پیڈو کے حوالے سے ہم نے Float کرنے ہیں، Shares float کرنے ہیں جناب سپیکر! اور پھر اس سے جو ہمیں کمائی ہو گی جناب سپیکر! وہ ہم اس بجٹ میں شامل کریں گے اور اس بجٹ کو ہم پورا کریں گے۔ جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ پیڈو کے حوالے سے ہم نے پہلے بھی بہت ساری باتیں کیں، "اونٹ رے اونٹ، تیری کونسی گل سیدھی"، ہمیں یہ جناب سپیکر! بتایا جائے کہ آج تک تو آپ اس کو رجسٹرڈ نہیں کر سکے، آپ اس کے شیئر کیسے Float کریں گے؟ اس سے کمائی آپ کو کیسے ہو گی؟ اور پیڈو بھی، وہ جو آپ پہ الزامات لگا کر آپ کو چارج شیٹ کرکے اس سارے بورڈ کے جو ممبرز تھے، اس کا چیف ایگزیکیٹو تھا، ان سب نے استعفیٰ دیا اور اس کے حوالے سے کوئی ریزلٹ سامنے نہیں آرہا، حالانکہ بہت ساری ایسے فیزیبلٹیز ہیں جو حکومت کے حوالے کی گئی ہیں اور ہو سکتا تھا کہ اگر ہم اس پہ کام شروع کرتے، اس وقت ساڑھے تین سال، پونے چار سال ہونے کو ہیں تو ہم شاید کچھ ریونیو جنریٹ کرتے بلکہ الٹا یہ ہمارے اس بجٹ پر بوجھ بن رہی ہیں تو ہم نے بہت ساری آرگنائزیشنز بنائیں لیکن ان آرگنائزیشنز کا پیسہ جنریٹ کرنے کے حوالے سے کوئی کام سامنے نہیں ہے، کوئی ریزلٹ ان

کا نہیں ہے جس کی وجہ سے الٹا بجٹ پر بوجھ ہے، صوبے پر بوجھ ہے کہ ہم ان سے کام نہیں لے رہے ہیں اور ان کو ہم نے پیسے دینے ہیں، تنخواہ دینی ہے، ان کے پریویلجز دینے ہیں، وہ سب کچھ ہم نے دینے ہیں جناب سپیکر! تو ہمیں سمجھایا جائے کہ اس حوالے سے کونسے فنڈ کی Raising ہوئی، کونسا یہ Float کیا گیا اور شیئرز اس کے Float کئے گئے اور اس سے ہمارے صوبے کو کیا فائدہ پہنچایا؟ تو وہ حکومت ہمیں بتائے گی۔ میری معلومات کے مطابق وہ ابھی تک رجسٹرڈ نہیں ہیں تو Float کیسے ہوگا، تو اس کے شیئرز کیسے Float ہوں گے اور کیسے اس کا ریونیو جنریٹ ہوگا؟ تو یہ وہ سارے خواب ہیں جو وہ دیکھتے ہیں لیکن عملاً اس پر کچھ نہیں ہوتا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! بہت عجیب سی بات ہے کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے Loan لینا ہے، اب Loan کو بجٹ کا حصہ قرار دینا جس پر آپ نے وہ Loan واپس کرنا ہے ان کو اور وہ اگر آپ اپنے پیسے میں شمار کرتے ہیں تو یہ بڑی عجیب سی بات ہے اور Loan کا جو پراسیس ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ پراسیس بھی آپ کا نہیں چلا اور اس کا کوئی ریزلٹ نہیں ہے جناب سپیکر، اس Financial year میں آپ کو اس کا کوئی ریزلٹ ملنے والا نہیں ہے جناب سپیکر! تو آپ مجھے بتائیں کہ یہ جو 12 بلین سے تجاوز کرکے یہ جو ہم قرضہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو ہمیں نہیں ملا تو یہ بوجھ بھی آپ کے اسی بجٹ پہ آرہا ہے اور یہ بھی خسارے میں شامل ہو رہا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ہمارے پاس پچھلے سال کا بجٹ 11.855 بلین ہمارے پاس پیسے بچے، یہ ہے پی ایس ڈی پی سے جناب سپیکر! تو ایک تو پراجیکٹ Already آپ نے اس پہ کام کرنا ہے، اس کیلئے آپ نے پیسے رکھے ہیں جناب سپیکر! اور پھر جب آپ اس پہ خرچ نہیں کر سکتے تو یہ تو یعنی حکومت کی ایک ناکامی ہوتی ہے جناب سپیکر! اور ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ کو پیسے دیئے گئے تھے تو وہ پیسے آپ نے خرچ کیوں نہیں کئے؟ تو یہ تو الٹا اس کے Negative اس میں جاتا ہے کہ وہ پیسہ ڈیپارٹمنٹ خرچ نہیں کر سکا، نااہلی تھی ان کی، تو یہ نااہلی ڈیپارٹمنٹ سے جا کے آگے حکومت پر یہ الزامات لگتے ہیں نااہلی کے، یہ ان کی نااہلی تھی کہ وہ پیسہ نہیں خرچ کر سکے۔ پراجیکٹ آپ سامنے لائے ہیں اور اس پراجیکٹ کو آپ پورا نہیں کر سکتے، اس کو بنا نہیں سکتے جناب سپیکر! تو وہ تقریباً کوئی 11.855 بلین جو ہے پیسے ہیں اور ان پیسوں کو بھی ہم نے بجٹ کا حصہ قرار دے دیا حالانکہ یہ پچھلے جو پراجیکٹس ہوتے ہیں، ان کا حصہ ہوتے ہیں اور وہی پیسے دوبارہ انہی پراجیکٹس پر جا کے لگانا ہوتے

ہیں، وہ آپ اس کو بجٹ کا حصہ جناب سپیکر! نہیں بنا سکتے ہیں۔ یہ بھی ہمارا جو ہے خسارے کے حوالے سے یہ بجٹ کا خسارہ ہے جو ہم نے یہ سارا ریکارڈ آپ کی اے ڈی پی سے لیا ہے، آپ کے وائٹ پیپر سے لیا ہے جناب سپیکر! اور پورے ریکارڈ کے ساتھ ہم نے لیا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں، اس حوالے سے اگر اس کو Calculate کیا جائے تو 11.80 بلین، 16 بلین، 12 بلین اور 15 بلین، 12 بلین تو یہ ٹوٹل آپ کر لیں تو یہ 66.80 بلین جناب سپیکر! یہ خسارہ بنتا ہے اور اس خسارے کے ساتھ ہم بجٹ جو ہے اس سال کا End کی طرف لے کے جا رہے ہیں اور بظاہر ہم اس کو یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم کامیابی کی طرف جا رہے ہیں حالانکہ ناکامی کی طرف جا رہے ہیں اور میں نے اس کا بھی ایک وہ بنایا ہے، ٹیبل بنایا ہے اور اس میں آپ کو ظاہر کروں گا کہ ہم 2013 سے آج تک ڈویلپمنٹ سائڈ پہ کتنے پرسنٹ آگے گئے ہیں اور باقی اس میں ہم کتنے پرسنٹ گئے ہیں، میں وہ بھی بتانا چاہتا ہوں جناب سپیکر! اس وقت سب سے پہلے کہ جیسے ہی بجٹ پاس ہوا جناب سپیکر! یکم جولائی کو فنانس نے لیٹر ایشو کیا اور پندرہ پرسنٹ اس پہ کٹ لگایا، یہ 125 بلین جو ہے اور اس میں اے ڈی پی کا ہے اور نان سیلریز کا ہے 144 اور اس پہ جو کٹ لگایا ہے پندرہ پرسنٹ اور بیس پرسنٹ، اگر ہم اس کو حساب کریں جناب سپیکر! تو یہ تقریباً کوئی 65.50 بلین ہم کٹ کی طرف گئے اور فرسٹ آف جولائی پر فنانس نے لیٹر لکھا ہے کہ اگر ہمیں پیسے ملے تو پھر ہم آپ کو یہ پیسے دیں گے۔ جو مفروضات، جو آپ خواب دیکھتے ہیں کہ یہ پیسے آئیں گے اور پھر جا کے ہم نے یہ پراجیکٹ اس سے کرنا ہے تو فنانس نے پہلے دن ہی کٹ لگا دیا کہ یہ اس وقت تک ہم آپ کو نہیں دیں گے جب تک یہ پیسے ہمیں ملیں گے نہیں اور جب پیسے ملیں گے تو پھر ہم جا کے آپ کو وہ پیسے ان پراجیکٹس کیلئے ریلیز کریں گے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! تقریباً کوئی 14-2013 سے لیکر آج تک جو ہمارا سیلریز کا بجٹ ہے، 125 بلین سے بڑھا کے 199 بلین جناب سپیکر! کیا گیا ہے جس میں increase 51% ہوا ہے اور یہ اس سال کا جو ہماری اور اپ گریڈیشن ہوئی ہے اور جس سے مزید Increase ہوا ہے، وہ تقریباً increase 71% ہے جناب سپیکر۔ اس کے بعد نان سیلریز میں 60 بلین تھا 14-2013 میں اور 2017 میں 103 ارب، یہ Increase ہوا ہے جناب 71% اور پنشن میں جناب سپیکر! 25 ارب تھا 14-2013 میں اور اس وقت 41 ارب ہے، وہ Increase ہوا ہے تقریباً 64% اور ڈویلپمنٹل اے ڈی پی جو ہے 118 تھی 14-2013 میں اور آج

جو ہے وہ 125 ہے اور 6% جناب سپیکر! اس میں اضافہ ہوا ہے ڈیولپمنٹ فنڈ میں اور آپ کے Foreign Aided میں جو پروگرامز ہیں، وہ تقریباً 15% تھے، 35 ارب تھے جناب سپیکر! 14-2013 میں اور وہ Increase ہوئے ہیں 36 بلین اور جناب سپیکر! اس میں اضافہ ہوا ہے % 2.8، تو آپ بتائیں جو دعوے آپ کے ہیں کہ ہم پیسہ لا رہے ہیں اور ہمارے پاس پیسہ آرہا ہے، یہ آپ کے ریکارڈ سے نکالے ہوئے فگرز ہیں کہ جس میں آپ نے ڈھائی پرسنٹ اضافہ بھی نہیں کیا جو Foreign Aided Projects ہیں اور 6% آپ کے ڈیولپمنٹ میں فرق آیا ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ کونسی ڈیولپمنٹ کی گئی ہے اور اس کی ڈیٹیل کیا ہے جناب سپیکر؟ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں، دیکھیں، آپ کے وائٹ پیپر سے لیا گیا تمام ریکارڈ میرے پاس موجود ہے، سارے فگرز اس میں موجود ہیں جناب سپیکر! اور فنانس کا وہ لیٹر جو کیا گیا ہے اور جس نے کٹ لگایا جناب سپیکر! وہ فنانس کا لیٹر میرے پاس جناب سپیکر! موجود ہے، ریکارڈ کے اوپر ہے جناب سپیکر، تو ہم یہ سمجھتے ہیں، یہ تمام اسمبلی کو یا تو آپ بریف کریں، بتائیں، اس کی ساری ڈیٹیل بتائیں، میں نے پچھلی اسمبلی میں یہ سوال اٹھایا تھا کہ پچھلی دفعہ Tsunami Billion Trees جو ہے آپ کو درمیان سال خواب آیا تھا کہ ہم نے Tsunami Billion Trees پراجیکٹ کو کرنا ہے اور آپ نے تین ارب 70 کروڑ روپے جناب سپیکر! دیئے، بجٹ جو ہے وہ آپ کو سپلیمنٹری بجٹ جو ہے آپ کا آیا، ضمنی بجٹ میں آپ نے اس کو دوبارہ دس روپے Token money آپ نے اسمبلی سے پاس کروایا، تین ارب 70 کروڑ کو آپ نے چھپانے کی کوشش کی جناب سپیکر! اور اس سال پھر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاہ فرمان صاحب! اس کے بعد آپ بات کریں گے Don't you worry۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> دیکھیں، یہ ایک سنجیدہ بات ہے جو ہم کر رہے ہیں، اس سال آپ نے پھر تین ارب ایڈورٹائزمنٹس کو دیئے جناب سپیکر! اور یہ بجٹ کا حصہ نہیں ہے جناب سپیکر، ہم نے پچھلے سال بھی یہ آپ سے سوال کیا تھا کہ کونسی مدات سے یہ پیسے اٹھائے گئے ہیں اور آپ نے تین ارب 70 کروڑ روپے Tsunami Billion Trees Project کو دیئے، آج پھر میرا یہ سوال ہے کہ تین ارب روپے جو آپ نے، اس میں ایک ارب روپے ریلیز ہو چکے ہیں، ایڈورٹائزمنٹ کیلئے آپ نے دیئے اور وہ کونسی مدات ہیں جہاں سے آپ نے یہ پیسہ اٹھایا جبکہ آپ کے پاس اپنے پراجیکٹس جو اے ڈی پی کا حصہ ہیں، ان کو پایہ

تکمیل تک پہنچانے کیلئے پیسے نہیں ہیں۔ جناب سپیکر! آپ ہمارے ممبران کی سکیموں کو اگر پیسے دیتے ہیں، 20 کروڑ کی سکیم ہوتی ہے 50 لاکھ روپے آپ دیتے ہیں تو 50 لاکھ روپے کا مطلب یہ ہے کہ یہ تو جائے گا، کوئی دس سال تک یہ منصوبہ مکمل نہیں ہو سکتا جناب سپیکر، تو ہم یہ ممبران کدھر جائیں جناب سپیکر؟ پھر تو دو ہی راستے ہیں کہ آپ نے ہمیں سکھائے ہیں کہ دھرنا کیا جائے تو پھر دھرنا کرنا پڑے گا ان Crises کے خلاف (تالیاں) جو Crises یہاں پہ Financial crises create کئے جا رہے ہیں (تالیاں) یا پھر جو ہے ہمیں سپریم کورٹ جانا پڑے گا تاکہ حکومت کو روکا جائے اس حوالے سے کہ اگر یہ Financial crises اسی طرح جاری رہے تو میں جناب سپیکر! آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگلے سالوں میں اگر کوئی حکومت دوبارہ جب نئے سرے سے آئے گی تو وہ حکومت اور وہ اسمبلی صرف آپ کی سیلریز کیلئے بیٹھے گی، کوئی ڈیویلپمنٹل ورک نہیں ہو سکے گا، اگر اس ترتیب سے آپ کا یہ نظام چلتا رہا، یہ Crises آپ کے چلتے رہے تو آگے مستقبل میں حکومت پھر کوئی نہیں چل سکے گی، وہ صرف سیلریز کیلئے بیٹھے گی، آپ کی سیلریز کا کوئی Decision ہو گا اس اسمبلی سے Otherwise کوئی ڈیویلپمنٹ کا کام جناب سپیکر! نہیں ہو گا، لہذا جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور سنجیدگی سے اس کو اٹھانا ہو گا اور آپ کو اسمبلی کو بریف کرنا ہو گا، اس پوری اسمبلی کے ممبران کو بریف کریں، اس میں اپوزیشن اور حکومت کی بات نہیں کر رہا بلکہ پوری اسمبلی کو بریف کرنا ہو گا کہ اصل مسائل کیا ہیں اور کیا چیف منسٹر نے جو اپنی کرسی پر کھڑے ہو کے اور یہاں فلور آف دی ہاؤس کہا تھا کہ ہم آپ کو اعتماد میں لیں گے، بات کریں گے، کوئی بات نہیں ہو سکی اور کوئی ہمیں اس حوالے سے Inform نہیں کیا گیا کہ کیا کچھ ہو رہا ہے؟ لیکن جو کچھ ہم نے نکالا ہے، یہ آپ کے ریکارڈ سے نکالا ہے، جو کچھ ہمارے پاس ہے، آپ کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اور آپ کے بجٹ کے وائٹ پیپر سے نکالا ہے، آپ اس پوری چیز کو، ہم نے ثابت کیا ہے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے، وہ خسارے کے بجٹ پر ہو رہا ہے نہ کہ بیلنس بجٹ پر ہو رہا ہے جناب سپیکر۔ تو یہ ہمارے خدشات ہیں، یہ ہماری گزارشات ہیں آپ سے کہ آپ اس کو سنجیدگی سے لیں اور اس کو بریف کریں۔ اگر آپ اسی طرح ان چیزوں کو Avoid کریں گے تو مشکلات بڑھتی چلی جائیں گی جناب سپیکر! ہمارے لئے نہیں، اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے لوگوں کیلئے ٹھیک ہے آپ کے پورے صوبے میں Problems create ہوں گے لیکن سب

سے بڑا پرابلم آپ کو Create ہو گا، لہذا اسے آپ کو سنجیدگی سے دیکھنا ہو گا جناب سپیکر، اسی لئے ہم نے جناب سپیکر! پچھلی اسمبلی میں ریکویسٹ کی کہ آپ اس مسئلے کو کمیٹی میں لے جائیں، ہم آپ کے ساتھ کمیٹی میں ڈسکس کرنے کو تیار ہیں، ریکارڈ کے اوپر بات کرتے ہیں، آپ ہمیں تھوڑا سا یا تو ہمیں بریف کریں یا اپنے ڈیپارٹمنٹس کو سمجھائیں جو نہیں چل رہیں یا نہیں چلانا چاہتے ہیں، تو آپ ان کو سمجھائیں، ہمیں سمجھائیں، جو بھی آپ کے پاس کوئی Logic ہے، اس حوالے سے تو ہمیں سمجھائیں، ٹھیک ہے اگر ہماری وہ بات جناب سپیکر! نہیں مانی گئی، وہ بات ہماری نہیں سنی گئی، یہاں اسمبلی میں ہمیں مجبوراً ریکوزیشن کرنا پڑا اور اس ایجنڈے کا حصہ بنانا پڑا اس چیز کو اور جناب سپیکر! دوسرا جو پوری اسمبلی میں روز آپ کے سامنے یہ پوائنٹ آتا ہے کہ جو حکومتی ارکان ہیں، جو سوالات آتے ہیں، جو کنسرنڈ منسٹر کے ساتھ ہوتے ہیں جناب سپیکر! وہ منسٹر موجود نہیں ہوتے، آتے نہیں ہیں، سنجیدگی سے نہیں لیتے اور ایم پی ایز کا جو کہنا ہوتا ہے، جو مقصد ہوتا ہے، وہ محنت کر کے ایک کوسچن لا رہا ہوتا ہے، اپنے علاقے کا کوئی پرابلم لیکر آ رہا ہوتا ہے اور اس کو اگر اس طرح غیر اہم سمجھا جائے اور غیر سنجیدگی سے جناب سپیکر! لیا جائے گا تو وہ ہم سمجھیں گے کہ بھئی ہم اس اسمبلی کے ممبر بنے کیوں ہیں؟ ہمارے اوپر حلقوں نے اعتماد کیوں کیا؟ ہمارے اوپر حلقوں نے ووٹ جو ہمیں دیا، وہ اعتماد کیا تو وہ ہم کہاں جائیں گے؟ اگر آپ اسمبلی میں سنجیدگی سے حکومت جواب نہیں دے گی، سنجیدگی سے بات کو نہیں لیا جائے گا تو یہ اس پوری اسمبلی کا جو Role ہے اور جو اہمیت ہے جناب سپیکر! اور جو ہمارے پورے صوبے کی نمائندگی یہاں پہ ہوتی ہے، وہ انتہائی غیر اہم ہو جائے گی جناب سپیکر، تو ہمیں چاہیئے کہ ہم اس کو سنجیدگی سے لیں، آپ اس وقت جو ہے تمام ممبران کو، ان کو بھیج رہے ہیں، سکاٹ لینڈ بھیج رہے ہیں، اسمبلیوں میں بھیج رہے ہیں، اس لئے بھیج رہے ہیں کہ ان کو وہاں پر ٹریننگ حاصل ہو، کچھ سیکھیں اور سمجھیں، ہم بھی گئے ہیں، عنایت اللہ خان صاحب ہمارے ساتھ تھے اور ہم سب اس میں گئے ہیں، ہم نے جو کچھ سمجھا ہے، جو سنا ہے، تو کم از کم اگر اور کچھ ہو نہیں، رولز کے حوالے سے ہمارا کوئی فرق ہو وہ اپنی جگہ پر ہے لیکن اگر ہم مسائل کو اہمیت دیں اور جو ذمہ دار لوگ ہیں حکومت کے حوالے سے، وہ ذمہ داری سے اگر جواب دیں تو بہت سارے مسائل جناب سپیکر! حل ہو سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ذمہ دار لوگ مسائل کی طرف، ان سوالات کی طرف توجہ دیں گے تو ان کو پتہ چلے گا کہ واقعتاً ایسے مسائل

ہیں جن کو انہوں نے ایڈریس کرنا ہے، ان کو حل کرنا ہے اور وہ تب ہی حل ہو سکتے ہیں کہ اس کو اہمیت دی جائے، جناب سپیکر! اہمیت نہیں ملے گی تو مسائل حل نہیں ہوں گے۔ میں انہی باتوں پر اکتفا کروں گا جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان! (مداخلت) موقع دوں گا، سب کو موقع دوں گا Don't you worry میں موقع دوں گا۔ (مداخلت) اچھا اچھا۔ جی شاہ فرمان صاحب! جناب شاہ فرمان صاحب!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر! ایک تو آج بحث کا آغاز اس بات سے ہوا کہ فیڈرل کیبنٹ نے، فیڈرل گورنمنٹ نے جو منظوری دی، ظاہر ہے اس کے اندر فاٹا کے لوگوں کی مرضی یا اس کے اوپر پریشر یا میڈیا کے اوپر ان کا Express ہونا کہ وہ کیا چاہتے ہیں، اس کے Merger کا جو فیصلہ انہوں نے کیا، وہ تو سمجھ میں آ جاتا ہے لیکن بد قسمتی سے فیڈرل گورنمنٹ کی نیت کے اوپر ہر جگہ وہ جو شک نظر آ جاتا ہے، چاہے وہ سی پیک ہو، چاہے وہ پراونشل گورنمنٹ کے ساتھ ریونیو کا ایشو ہو، چاہے وہ گیس کا معاملہ ہو، چاہے وہ ہائیڈل پاور کا معاملہ ہو، یہ سارے مسائل اور یہاں تک کہ اب یہاں پشتونوں کی رجسٹریشن، یہ سارے وہ معاملات ہیں کہ جس کے اوپر اگر گورنمنٹ کی نیت کے اوپر لوگ شک کرنے لگیں تو بہت سارا نقصان ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو چیزوں کو انہوں نے Delay کیا ہے کہ لوکل گورنمنٹ کا الیکشن کب ہونا چاہیئے اور جو ان کے Intentions ہیں، وہ کب تک ہیں؟ فاٹا کیلئے Emergency measures لینے چاہئیں، وہ ان کا اپنا نظام بھی درہم برہم ہے، ڈیویلپمنٹل ورکس وہ ایسے ہی ہیں جیسے West and East Germany تھے، برلن وال گر گیا اور انہوں نے ایمرجنسی کے طور پر وہ ریسورسز ادھر Divert کر دیئے اور ایک Parity آئی، ایک ڈیویلپمنٹل ورک ہو گیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو Linger on کرنا، یہ ہم اس کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں، اس کو Condemn کرتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح تباہی ہوئی ہے فاٹا کی، اتنی تیزی سے ان کی Rehabilitation ہو، ضرور ان چیزوں کے اوپر وقت لگتا ہے، لگنا چاہیئے جو فاٹا کا Custom اور Tradition ہے، ان کو ہم زیادہ نہ چھیڑیں، ان کو اس کے مطابق ان کی وہ روایات، وہ لیجسلیشن بھی ہونی چاہیئے تاکہ وہ اس نئے نظام کے

ساتھ ایڈجسٹ کر سکیں۔ مولانا صاحب نے بڑی Detailed discussion کی، بجٹ کے اوپر کی اور بالکل وہ بجٹ کے انداز میں ایک تقریر انہوں نے کی، فنانس منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں، جو ٹیکنکل باتیں ہوئی ہیں لیکن کچھ باتوں کا میں ذکر اسلئے کرنا چاہوں گا کہ ایک تو اگر ریونیو شارٹ فال ہے تو جو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ جناب سپیکر! ہمارا ایشو ہے، وہ یہ ہے کہ مولانا صاحب فیڈرل گورنمنٹ کا حصہ ہیں، وہ ان کے ساتھ صرف Ally نہیں ہیں بلکہ اس گورنمنٹ کا حصہ ہیں، تو یا تو اگر اس حوالے سے ہم نے کوئی ہائیڈل پاور کے حساب سے یا جس حساب سے بھی اگر ہم نے کوئی چیز غلط رکھی ہے تو یا تو یہ بتادیں کہ آپ کا اتنا حق نہیں بنتا اور اگر وہ ہمارا حق بنتا ہے اور فیڈرل گورنمنٹ ہمیں وہ پیسے دیتی، نہیں ہیں تو بجائے اس کے کہ ہم ادھر شکوہ کریں، ہم ادھر شکوہ کیوں نہ کریں کہ مولانا صاحب! اگر شارٹ فال ہے تو آپ ہی مدد کر دیں، آپ کا بھی صوبہ ہے، آپ یا تو بتادیں کہ آپ نے یہ فگرز غلط Quote کئے ہیں، آپ کا نیٹ ہائیڈل پرافٹ اتنا نہیں بنتا، آپ کی گیس کی رائلٹی اتنی نہیں بنتی لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو میں جناب سپیکر! مولانا صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ صوبے کی خاطر جو کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا حصہ ہیں، یہ ضرور اس میں کوشش کریں کہ اگر Expected shortfall ہے تو وہ بھی کم ہو جائے اور آپ اس میں کر سکتے ہیں۔ دوسری بات جناب سپیکر! میرے پاس وہ ساری ڈیٹیلز موجود ہیں اور بجٹ کے حوالے سے وہ چار پانچ، چھ دن ہم نے ایجنڈا رکھا کہ بجٹ کے حوالے سے ہم بات کریں اور اس ہاؤس کو ہم اعتماد میں لیں اور ان کو بتائیں کہ حقیقت کیا ہے؟ اس حساب سے کبھی کورم پورا نہیں ہوا، کبھی کسی نہ کسی بہانے سے وہ ڈیبیٹ نہیں ہو سکی، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ جناب سپیکر! رکھیں اور اسلئے رکھیں تاکہ وہ سارے Facts and figures سامنے لے آئیں اور اس پر میں دوبارہ مولانا صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر ہم نے بجٹ دیا ہے اور اپوزیشن کو بھی دیا ہے، صوبے کے لوگوں کو بھی دیا ہے تو اسی طرح ہمارے صوبے کے کچھ ایم این ایز سنٹر میں بیٹھے ہوئے ہیں، کچھ ہمارے ایم این ایز بیٹھے ہوئے ہیں اس صوبے کے، اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ ایک ایم این اے کو بلین دیتا ہے اور ایک ایک اپنے ایم این اے کو Billion of rupees دیتا ہے، الیکشن کا الگ الگ خرچہ دیتا ہے ڈیویلپمنٹل کام کا اور پھر ایسے ایسے ڈیپارٹمنٹس ساتھ پکڑاتے ہیں، گیس ہمارا حق ہے جناب سپیکر صاحب! اگر آپ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ووٹ

Commit کرتے ہو تو وہ آپ کو اجازت ہے، بجلی ہمارا حق ہے، ہائیڈل پاور ہمارا ہے، اگر آپ ووٹ Commit کرتے ہو تو آپ کا حق ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ Statistic بھی ہم سامنے لائیں گے اور مولانا صاحب سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ایم این ایز اور ہمارے ایم این ایز کے Statistic بھی فیڈرل گورنمنٹ کے حوالے سے سامنے لے آئیں۔ میں جناب سپیکر! ایک اور گزارش کرنا چاہتا ہوں مولانا صاحب سے، چونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا حصہ ہیں، اس حوالے سے میری ریکویسٹ بنتی ہے اور وہ ریکویسٹ میری یہ ہے کہ میں پچھلے دنوں ایک دائریکٹیو بجٹ کے اوپر، میں صوبے کی ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے آپ نے بجٹ کے اوپر مولانا صاحب اسلئے بات کی کہ آپ کو صوبے کی ڈیویلپمنٹ کی فکر ہے، اسی لئے جو پوائنٹس آپ نے اٹھائے، وہ آپ نے اٹھائے، جہاں مجھے فکر ہے وہ پوائنٹس میں اٹھاؤں گا تاکہ صوبے کے اندر برابر ترقی ہو، میں وہ چیز آپ کے سامنے رکھوں گا، جو ہماری ذمہ داری ہے، وہ آپ نے پوائنٹ آؤٹ کی ہے، فنانس منسٹر آئیں گے، آپ کو ٹیکنکل جواب دیں گے لیکن جو آپ کی ذمہ داری ہے اس حوالے سے، ہم اس حوالے سے خوش قسمت ہیں کہ آپ اپوزیشن کے لیڈر ہیں لیکن آپ فیڈرل گورنمنٹ ہیں تو ہمیں اپنے ہاؤس میں آپ کی موجودگی ایک نیک شگون ہے تو آپ کے سامنے بات رکھ سکتے ہیں۔ میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا جناب سپیکر! کہ اگر صوبائی فنڈ میں سے ایک فیصلہ ہوا 2009 میں، آپ کو پتہ ہے جناب سپیکر! میری Constituency کی نو یونین کونسلز، پانچ یونین کونسلز کے ساتھ یہ فیصلہ ہوا کہ ہم آپ کو گیس دیں گے، Provided کہ اگر ہمارے ساتھ پیسے ہوئے، پیسے تو ان کے پاس کبھی نہیں ہوتے، ہم نے اپنے فنڈ سے ان کو پیسے بھجوائے، انہوں نے کہا کہ جی Moratorium ہے، آپ اجازت لے لیں۔ میری Constituency کے اندر فیڈرل گورنمنٹ کے فنڈ سے گیس کا کام شروع ہے، Recently چیف منسٹر نے جہاں Extension کا کام ہے، وہاں مجھے تھوڑے سے پیسے دیئے ہیں کہ کام مکمل کریں، جب میں ڈی جی کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ یہ جو امیر مقام صاحب کا فنڈ ہے، یہ Allowed ہے، آپ نے اپنے فنڈ کیلئے پرائم منسٹر سے Permission لینی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں مولانا صاحب اور فیڈرل گورنمنٹ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمارا پیسہ پاکستان کا پیسہ مان لیں، ہمارا روپیہ پاکستان کا روپیہ مان لیں، اگر آپ کو ترقی کی اتنی فکر ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ پراونشل گورنمنٹ کے ساتھ Cooperate

کریں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہاں پر، اگر پیسکو کا چیف لگا ہوا ہے اور اگر وہ اپوزیشن کو دو چار، گورنمنٹ کو دو چار ٹرانسفار مرز دے دے اور پارٹیز کو، تو آپ ان کو تبدیل کر جاتے ہو۔ آج جناب سپیکر! اس ہاؤس سے بجٹ پاس ہوا ہے، چیف ایگزیکٹیو آف دی پراونس اس کو Exercise کر رہا ہے، اس میں سے کتنا شیئر ملا ہے اپوزیشن کو، آن ریکارڈ ہے، ڈیبیٹ کریں، میں سامنے لاؤں گا لیکن میں مولانا صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ خاصکر پاور، بجلی، انرجی اور گیس کے حوالے سے وہ بھی ہمارے اوپر رحم کریں تاکہ صوبے کو جب صوبے کے حقوق ملیں گے تو ان شاءاللہ یہ صوبہ ترقی کرے گا۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: راجہ فیصل، راجہ فیصل، جی راجہ فیصل!۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زه هم یوه خبره کول غواړم، هم د دې سره متعلق ده۔

جناب سپیکر: یہ راجہ فیصل صاحب، یہ راجہ فیصل صاحب! یہ چونکہ اپنی پارٹی کی نمائندگی راجہ فیصل۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی جانان۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: چلیں مفتی جانان! ایک منٹ، جی مفتی جانان۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! دا اسمبلی ده، دلته ډیر سنجیده مجلس پکار وی۔ د منسټر صاحب، مجلس به زه دا او وایم چې دا ډیر غیر ذمه دار او ډیر غیر سنجیده مجلس دے، دا منسټر سره نه، دا د کلی یو مشر سره هم دا مجلس مناسب نه دے۔ زمونږ کلی کښې یو کس وو، هغه وئیل چې "چې باران وی که بړلئ وی تبنتیدل به پکښې نه وی، چې لک کانړی ته خیژې پریوتل به پکښې نه وی"۔ چې حکومتونه کوئ بیا به تښتئ نه، بیا به میدان نه پریږدوئ (تالیاں) مونږ واؤره، مونږ واؤره، زمونږ خبرې واؤره۔ دا آسانې خبرې دی چې فیډرل حکومت دے او فلانے حکومت دے او فلانی ځائې کښې د فلانی حکومت دے، که هغلته حکومت وی نو دلته کښې څه شے دی؟۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): مفتی صاحب! د مونځ ټائم دے ، مونځ قضا کیږی مونځ ته تلل غواړی۔

مفتی سید جانان: لږ او د ریږه مونځ او به کړو ان شاء الله، مونځ نه قضا کیږی ان شاء الله، مونځ به خدائے خیر اوکړو اوس را یاد شو درته، اوسه پورې نه وو یاد۔ سپیکر صاحب! دا ډیر غیر سنجیده مجلس دے ، دا ممبران واؤرئ۔ جناب سپیکر صاحب! زه درته په قسمیه طور باندې وایم چې دغه حکومت کښې کوم انداز او کومه طریقه او کوم رواج شروع دے-----

جناب عنایت الله {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب! یا خو دا اجلاس جاری اوساتئ او د مونځ نه ئے مخکښې راغونډ کړئ او یا داسې اوکړئ چې د مونځ د پاره وقفه اوکړئ او د مونځ نه پس پرې بیا تفصیلی بحث اوکړئ۔ دوئ وائی چې دوئ دا بحث نه کول غواړی او دوئ د بحث نه تښتی، مونږ هر خبره نوټ کړې ده، د هغې هرې خبرې جواب ورکولې شو خو لږ د مونځ دغه دے ، په دې باندې لږ دوئ سره مشوره اوکړئ۔ یا خو----

جناب سپیکر: داسې به اوکړو چې که تاسو وایئ نو بیا به بریک اوکړو او د بریک نه پس به باقی-----

مفتی سید جانان: بریک نه بعد به ما ته یو دوه منټه بیا جی را کوئ۔

جناب سپیکر: جی۔ د مونځ اؤ د چائے د پاره وقفه۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، راجہ فیصل صاحب! راجہ فیصل۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زما هغه خبره خو لا پاتې ده، ما تاسو ته د بریک نه مخکښې وئیلی وو چې ما له به یو دوه منټه را کوئ۔

جناب سپیکر: بس هغه اوس پریږده کنه چې هغه اوس خلاصه کړی خپله خبره، هغه به زه تا له درکړم موقع۔

راجہ فیصل زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آنریبل سپیکر سر! میرے خیال میں شیر پاؤ صاحب نے جس موضوع سے بات شروع کی تھی، اس میں رشاد صاحب زیادہ Explain کریں گے سر! میں تو یہی بات کروں گا کہ ہمارا پچھے اجلاس ہوا تھا شاید حافظے کیلئے میں، اپوزیشن لیڈر صاحب کی بڑی اچھی تیاری تھی اور انہوں نے جو چیزیں پیش کی ہیں، وہ Documented ہیں اور میں ان سے Agree بھی کرتا ہوں لیکن سر! پچھلی دفعہ ادھر آپ کے تقریباً دو آنریبل منسٹرز نے یہ مانا تھا کہ Financial crises ہیں، ہم Financial crises سے گزر رہے ہیں اور یہ بھی انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے پاس Salaries اور Current expenditures کو ہم Meet کر لیں گے لیکن Financial crisis ضرور Exist کرتا ہے، یہ انہوں نے Admit کیا تھا اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم بارہ ملین Arrange کریں گے اس مسئلے کو Overcome کرنے کیلئے، اس کے بعد ادھر کوئی ہمارے آنریبل ایم پی اے نے کہا تھا کہ جو ڈسٹرکٹ سے ڈیمانڈ آتی ہے، وہ آتی ہے کوئی تقریباً ایک کروڑ روپے کی ریلیز کی اور ادھر سے پانچ لاکھ روپیہ ریلیز ہوتا ہے تو اس وقت انہوں نے ایشورنس دی تھی کہ یہ سارے مسئلے مسائل ہم حل کر لیں گے اور ایک یہ بھی ایشو تھا شاید اس کو Raise نہیں کیا گیا کہ ہم State Land کو Sale کریں گے اور اس سے کسی انٹر نیشنل ایجنسی کے ساتھ مل کر ہم Loan لیں گے۔ اس حوالے سے گورنمنٹ نے ہمیں نہیں بتایا کہ گورنمنٹ اس پر کیا کرنا چاہ رہی ہے؟ مصیبت تو یہ ہے سر! کہ ہم اس اسمبلی میں جب بھی بیٹھتے ہیں تو ہم اپنا رونا رونے کیلئے ادھر ہم فیڈرل کا رونا رونا شروع کر دیتے ہیں، ہم تو اپنا مسئلہ ادھر لے کر آئے ہیں، اگر ادھر کا کوئی رونا ہے تو ہمیں ساتھ لیکر چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اگر وہاں سے کوئی ایشو ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہماری پارٹی کے لوگ آپ کے ساتھ On board ہوں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ بار بار ہمارے آنریبل اپوزیشن لیڈر کو کہہ رہے تھے، آپ ان کے ساتھ ہیں، یہ جس طرح کسی کو کہنا کہ آپ ان کے ساتھ ہیں تو شاید یہ کوئی مسئلہ ہے، الحمد للہ وہ بھی اگر ہماری جماعت کے ساتھ ہیں تو اپنی عزت اور Integrity کے ساتھ ہیں اور ہم بھی ان کو، ہماری جماعت والے بھی ان کی ایک Respect کرتے ہیں۔ سر! آپ خود دیکھیں کہ آپ کی Revenue collection آیا اس ٹارگٹ کے مطابق ہوئی ہے، آپ کی Taxes کی Collection اس طرح ہوئی ہے؟ یہ سر! آپ نے جو ٹارگٹس

رکھے تھے، وہ ٹارگٹس Achieve نہیں ہو رہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہو سکا، آپ نے نئے ڈیپارٹمنٹس Create کئے، آپ نے ٹیکنکل ایجوکیشنل وو کیشنل ٹریننگ اتھارٹی بنائی، پھر آپ نے احتساب کمیشن بنادیا، پھر آپ نے اکنامک زون مینجمنٹ کمپنی بنادی اور پھر آپ نے کے پی کی OGDCL کمپنی بنادی، ان کو بھی تو تنخواہیں دینی ہیں نا سر؟ یہ بھی آپ کے اوپر ایک پریشر آگیا اور ایک Burden آگیا۔ دوسرا سر! ہمارے لئے ہمارے ملازم کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کا جی پی فنڈ ہوتا ہے، جی پی فنڈ کو بھی کچھ عرصہ پہلے شیئرز میں Invest کیا گیا تھا، اس کے بارے میں بھی ہمیں بتایا جائے کہ وہ پیسہ کدھر ہے؟ واپس ہوا ہے، نہیں ہوا؟ دوسرا سر! آپ نے ایکسپریس وے سوات والا تین ارب روپیہ Reflect کیا ہے لیکن وہاں پر ابھی آپ نے گیارہ ارب دیا ہے، اس کا مطلب ہے آٹھ ارب کہیں سے آپ لائے ہیں، تو وہ کس ہیڈ سے نکال کر لائے ہیں؟ کس جگہ کو آپ نے Affect کیا ہے؟ بخدا سر! میں حیران ہوں ایم پی ایز پر اور ان کو سلام پیش کرتا ہوں، ان کے حلقوں میں ڈائریکٹیوز ہوئے ہیں، ٹھیکیداران کے موجود ہیں کسی جگہ کام نہیں ہو رہا، کوئی بھی نہیں بول رہا، چاہے ادھر ہے چاہے ادھر ہے، یہ سارے ایک تکلیف سے گزر رہے ہیں لیکن لوگ نہیں بول رہے۔ اگر کوئی پیسوں کا مسئلہ ہے سر! آپ کو پتہ ہے جو کام آج ہوگا تو آج سے چھ مہینے بعد وہ کام اتنے پیسے میں نہیں ہو سکے گا سر۔ 16-2015 کی اے ڈی پی ابھی تک رکی ہوئی ہے سر، کچھ ایم پی ایز ہمارے، میرے سمیت سر! میں خود کورٹ میں گیا تھا ریلیف لینے کیلئے اپنے ڈسٹرکٹ لیول تک، نوابزادہ صاحب بھی ہمارے یہ بھی کورٹ میں گئے ہوئے ہیں کچھ وہاں سے ملے، آخر یہی ہے کہ ہم سب کورٹوں میں جا کر اپنے حقوق مانگیں گے، میری گورنمنٹ سے استدعا یہ ہے کہ ہم سب ایک جرگے کے لوگ ہیں، ہمیں بیٹھنا چاہیئے۔ ہمارے ساتھ سر! یہاں یہ کمٹمنٹ ہوئی تھی، جس طرح میرے بھائی نے کہا کہ آپ کے ساتھ بیٹھیں گے، آپ کے ساتھ کوئی فارمولا بنائیں گے، ہم آپ کو، اپوزیشن کو بھی On board لیں گے، On board تو کیا سر! کسی کو ایک روپیہ نہیں ملا سر! اور آگے جو اے ڈی پی آرہی ہے، وہ سنا ہے وہ تو ایسی ہو گی کہ اس کے بعد نہ کوئی سرا ہو گا نہ پیر ہو گا اور فنڈز جدھر جدھر لگانے ہوں گے لگائیں گے۔ خدارا ایک اسمبلی ہے، ایک آنریبل فورم ہے، اس سے ہم اس چیز کو منظور کرتے ہیں سر! آپ کو یاد ہو گا سر!

ہمارے بجٹ میں جمعہ کا دن تھا، میں نے تقریر کی تھی اور بادشاہ والا واقعہ بھی بیان کیا تھا کہ آپ ہمیں خوش کر دیتے ہیں اور اب تو خوش کرنیوالی بات بھی ختم ہو گئی سر!۔۔۔۔۔

ایک رکن: وہ واقعہ سنا دو۔

راجہ فیصل زمان: نہیں، وہ تو بیان کر دیا ہے سر! اب تو خوش کرنے والا بھی ادھر کوئی نہیں ہے، پہلے وہ ادھر سے ہمیں خوش کر دیتے تھے، ادھر ہم خوش ہو جاتے تھے، ادھر سے ہم ان کو خوش کر دیتے تھے، اب سر! وہ بات نہیں ہے، اب ادھر سے کوئی رسپانس ہی نہیں آ رہا ہے۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم لوگ مل کر چلیں، ہمارا صوبہ ہے سر! اس میں آگے حکومتیں جس کی بھی آتی ہیں سر! چاہے لوگ ادھر آئیں گے یا ادھر جائیں گے، یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے، ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ سر! میں ضرور گورنمنٹ کو کہوں گا کہ یہ ہر ڈسٹرکٹ کا مسئلہ ہے، میرے ڈسٹرکٹ میں میرا ایک ایسا بھی ایم پی اے ہے جنہوں نے، میں آپ کو ویڈیو لا کے دے سکتا ہوں، جنہوں نے یہ چیلنج کیا ہے کہ میں ہزارہ کے بائیس ممبروں میں سے اکیس ممبروں کو چیلنج کرتا ہوں کہ میں ان سے زیادہ فنڈ اپنے حلقے میں لایا، یہ میرے پاس ثبوت ہے سر! موجود ہے اور سر! یہ حقیقت ہے کہ آپ کے فنڈز ایک طرف اگر مختلف حلقوں میں جا رہے ہیں، آپ کے اپنے لوگوں کو بھی نہیں مل رہے ہیں، سر! میں کوئی اپنی بات نہیں کرتا، ہمیں ملے گا تو نظر آئے گا لیکن آپ کے اپنے لوگوں کو بھی نہیں مل رہا ہے جس میں ان کی Frustration آپ کو نظر آتی ہے۔ سر! میری آپ سے استدعا ہے سر! آپ کا ایک بڑا آنریبل عہدہ ہے سر! ہمارے پاس آپ کے علاوہ کوئی فورم نہیں، سر! وزیر اعلیٰ صاحب کو ہم نے بار بار کہا آپ سر! اپنا کوئی ایم پی رکھیں، انہوں نے نہیں رکھا۔ سر! ہمارے پاس سوائے آپ کے کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہم گڑ گڑا کے کچھ مانگیں سر۔ ہماری آپ سے ریکویسٹ ہے سر! سی ایم صاحب سے آپ بات کریں کہ سر! ہمارا تو یہ حال ہو گیا ہے کہ یہ جو آپ نے بیس نمبر پر جو ایجنڈا آئٹم رکھا ہے، اس کو نکال ہی دیں، یہ Absent ہے، عنایت اللہ صاحب نے اچھا کہا ہے کہ وہ Notes بناتے ہیں، Notes بنانے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو گا نا سر! مسئلہ تو تب حل ہو گا کہ ان Notes پر عملدرآمد کیا جائے۔ اگر منسٹر نہیں ہے تو Collective ٹھیک ہے Responsibility ہے، عنایت اللہ صاحب کی بھی ہے لیکن اس پر عملدرآمد کون کرے گا؟ سر! میری آپ سے ریکویسٹ ہے، ہم چاہے نون سے تعلق رکھتے ہیں سر!

ہم اس صوبے کے ہر مفاد کیلئے آپ کے ساتھ ہیں، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے، چاہے وہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، چاہے وہ این ایف سی ایوارڈ ہے، اگر فیڈرل گورنمنٹ آپ کے ساتھ کہیں بھی زیادتی کرتی ہے، ہم ہر فورم پر آپ کے ساتھ جانے کیلئے تیار ہیں سر! ہم آپ کے ساتھ یہ سب کچھ کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن اس کے بدلے میں اگر ہمیں کچھ نہ ملے تو سر! یہ خدا کے سامنے ہماری۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ فضل غفور صاحب! فضل غفور صاحب! ایک منٹ۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ نن دا څلور نکاتی چې کومه ایجنډا باندې بحث شروع دے، زما به تجویز دا وی چې آئټم نمبر ستره او اتهاره تاسو بلې ورځې ته کیږدئ، دا ډیرې اهمې نکتې دی او ډیر په مشکله باندې دې اپوزیشن راجمع کړی دی، نو که د ورځې مونږه دا څلور څلور او پینځه پینځه آئټمز راؤړو نو زما په خیال باندې ټهیک ده ستاسو خو به غاړه خلاصه شی خو د دې صوبې د حقوقو د پاره مونږ آواز پورته کول غواړو، هغه آواز به پورته نکړلے شی۔ د دې وجې نه دا آئټم نمبر انیس او بیس په دې باندې که خبره اوکړلې شی، دا به زما یو ریکویسټ وی چې دا تاسو منظور کړئ او دا ستره او آتهاره دا بلې ورځې ته کیږدئ۔ جناب سپیکر! یوه ایجنډا چې "ایوان سے صوبائی وزراء، مشیران، معاونین خصوصی اور پارلیمانی سیکرٹریوں کی غیر حاضری اور عدم دلچسپی پر بحث"، نن خو کم از کم دا پکار وه چې کله دا دومره لوئې اهم پوائنټ په اسمبلئی کښې Raise شو او دا په ایجنډا باندې کښیښودلے شو، بیا پکار دا وه چې نن زه خالی کرسو ته مخاطب نه وے، نو زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم د پی ټی آئی په منسټرانو صاحبانو کښې صرف درې منسټران صاحبان موجود دی، لودهی صاحب دے، شاه محمد صاحب دے او مشتاق غنی صاحب دے او نور خیر خیریت دے۔ جناب سپیکر! دا باره اراکین صرف د پاکستان تحریک انصاف په چهیاسټه اراکینو کښې، دا د دې خبرې یو ډیر لوئے ثبوت دے چې زمونږ د دې صوبې په معاملاتو کښې څومره لویه دلچسپی ده او مونږ په خپلو معاملاتو باندې په دې صوبه باندې څومره Focus کوؤ۔ سپیکر صاحب! مالی بحران باره کښې ما ته یو شعر رایاد شو، هغه شاعر وائی:

کشتی نہ رہی، ساحل نہ رہا، ساحل کی تمنا بھی نہ رہی

اے پوچھنے والے ظاہر ہے انجام ہمارا کیا ہوگا

اے موج حوادث ان کو بھی دو چار تھپیڑے ہلکے سے

جو لوگ ابھی تک ساحل پر طوفان کا نظارہ کرتے ہیں

جناب سپیکر! زه به په دې حالاتو باندې څه اووایمه، لږ ستاسو توجه یو څو اهمو څیزونو طرف ته را ګرځول غواړم۔ جناب سپیکر! درې څیزونه په دې باندې زمونږه ریونیو او زمونږه بجټ مشتمل وی۔ دلته خو چې مونږه کله د Financial crisis خبره اوکړو نو شاه فرمان صاحب جواب راکړو چې بس جی وفاق ذمه وار دے۔ نن به لږ دا تجزیه کوؤ چې زمونږ په Financial crisis کښې څومره Failure د پراونشل ډیپارټمنټس دے، څومره پکښې د فیډرل دے او څومره پکښې د فارن اسسټنټس دے۔ جناب سپیکر! ما سره دا فګرز دی او دا فګرز ما راختسی دی ستاسو د دې وائټ پیپر نه، کوم چې تاسو مونږ ته په دې ټیبلو باندې ایښې دے۔ زه به تیر کال ته لږ لاړ شم، جناب سپیکر! تیر کال چې کوم ریونیو ټارګټ تاسو ځان ته په صوبه کښې ایښې وو، پچپن فیصد شارټ فال په هغې کښې ستاسو د دې وائټ پیپر مطابق راغلے دے، یعنی پچپن فیصد تاسو په هغه خپل ریونیو ټارګټ کښې د Financial receipts په مد کښې تاسو خپل ټارګټ کم Achieve کړے دے، د دې صوبې په مالی بحران کښې پچپن فیصد کم از کم دا صوبائی حکومت دا ذمه دار دے او دا شریک دے، ډیره آسانه خبره کیږی جی، فیډرل ټرانسفرز زمونږه ډیر دی، جناب سپیکر! چې کوم ټارګټ کیښودلې شوے وو او بیا Achievements کوم شوی دی، د هغې مطابق په فیډرل ټرانسفرز کښې صرف اټهاره فیصد شارټ فال راغلے دے، دا په دې وائټ پیپر کښې لیکلی دی، نو که نن زما دې Financial crisis اټهاره فیصد وفاق ذمه دار دے نو پچپن فیصد ئے دا نا اهله حکومت ذمه وار دے او بیا جناب سپیکر! مونږه اؤریدلی وو که د پی ټی آئی حکومت راشی نو بین الاقوامی ډونرز او انټرنیشنل ادارې به راځی او د هغې به لائنونه لګیدلې وی، قطارونه به لګیدلې وی او هغوی به دلته خپل انویسټمنټ کوی، لږ ستاسو په نوټس کښې

راولم، د 16-2015 د پاره چې کوم بجټ تاسو او دې فارن ډونیشنز او د فارن اسسټنټس په مد کښې بتیس ارب روپۍ ایښې وې، مونږ ته په دې وائټ پیپر کښې ښودلې شوی دی چې په بتیس ارب روپو کښې صرف سوله ارب روپۍ تاسو ته وصول دی، پچاس فیصد په تاسو باندې د ملټی نیشنل، د انټرنیشنل ډونرز او د انټر نیشنل انویسټرز او د هغوی د اسسټنټس په مد کښې پچاس فیصد عدم اعتماد په تاسو ولې شوے دے؟ صوبائی حکومت د د دې خبرې جواب مونږ ته راکړی، فارن اسسټنټس ولې پچاس فیصد کم راغے؟ د هغه خلقو په معیار باندې، په Criteria باندې تاسو ولې پوره نه اتراویږئ۔ بیا جناب سپیکر! په دې وائټ پیپر کښې ئے لیکلی دی چې زمونږه په پروسکال ایګریکلچرل لینډ کښې چې 15-2014 کښې کوم تعداد په دیکښې ورکړے شوے دے او بیا په 16-2015 کښې کوم تعداد ورکړے شوے دے جناب سپیکر! زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چې په هغې کښې ئے ورکړی دی چې ډیړه لاکھ ټن غنم دا د تیر کال په نسبت باندې د هغې کم زراعت شوے دے، چالیس هزار ایکړ زمکه دا زمونږه د تیر کال په نسبت باندې بنجر شوې ده، دا په دې وائټ پیپر کښې ورکړی دی چې زما ایګریکلچر کله دغه حد ته وراورسیدو، په دې وائټ پیپر کښې ئے ورکړی دی چې جناب سپیکر! دو سو تریهتر میګا یونټس د کارخانو، هغه صرف د ګدون انډسټریل اسټیټ کښې، هغه بندې دی۔ جناب سپیکر! زمونږ تجارت، زمونږ انویسټرز ،زمونږ تاجران د بهتې د لاسه خپل انویسټمنټ ئے ختم کړو، بهر نورو صوبو ته لاړل چې زما تجارت تباه، زما زراعت تباه، زما صنعت تباه نو جناب سپیکر! آمدن به د کوم ځائې نه راځی۔ بیا به زه تاسو ته دا هم اووایم چې د دې صوبې د بیوروکریسی، د دې صوبې د ډیپارټمنټس د خپل صوبائی حکومت سره تعاون څومره دے؟ Being Chairman of th Standing Committee on Revenue زه تاسو ته خپل Exercise ښایم چې زمونږ د ډیپارټمنټ د طرف نه ایک ارب روپئی د ایګریکلچر ټیکس په مد کښې پوره صوبې ته ټارګټ ورکړے شوے وو، په هغې کښې Achievement صرف چار کروړ روپئی دے چې ستا ریونیو، ستا ریکوری چار فیصد ته رااورسی، دې صوبه کښې به شارټ فال نه راځی نو په دیکښې به څه راځی؟ د دې هم نواز شریف صاحب ذمه وار دے؟ د

دي هم وفاق ذمه دار دے چې ته په ایک ارب روپو کښې چار کروړ روپئ Collect کوي، ?Who is responsible، قوم ته به څوک جواب ورکوی، نن هغه حکومت چې هغه کراچئ ته لاړ شی، وائی زه ترې پیرس جوړوم، زه ترې استنبول جوړوم، زما درې کاله اوشول چې لختی چې کوم دی، هغه جوړ نکړے شو، د ایریګیشن نالئ جوړې نکړې شوې.- دے د کے پی کے نه هلته ځی وائی زه ترې پیرس او استنبول جوړوم، راشه خپل لختی اول جوړ کړه، د 13-2012 او 2013-14 چې کوم ایریګیشن چینلې روانې دی، هغه اول جوړې کړه- زمونږ روډونه تباه و برباد، زمونږه انفراسټرکچر تباه و برباد، جناب سپیکر! آسانه خبره مونږه موندلې ده چې جی وفاق مونږ ته زمونږه حقوق نه راکوی، جناب سپیکر! یوه خبره به ضرور کوم، شاه فرمان صاحب اشاره اوکړه زمونږه مشر ته، مولانا لطف الرحمان صاحب ته، زه ستاسو په نوټس کښې راولم، د دوئ په نوټس کښې راولم چې په سن 2014 کښې د دې صوبې چې څومره Representatives وو، پارټیز دی، په هغې کښې قومی وطن پارټی، عوامی نیشنل پارټی، جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی، پاکستان تحریک انصاف، د هر یو د طرف نه یو یو Representative په نیشنل اسمبلئ کښې او په سینټ کښې د هغې جرګه جوړه شوه او زه ستاسو په نوټس کښې راولم چې د جمعیت علماء اسلام د طرف نه 'ایکس' چیف منسټر جناب اکرم خان درانی صاحب وو، د جماعت اسلامی د طرف نه صاحبزاده طارق الله صاحب وو، د اے این پی د طرف نه سینیټر زاهد خان صاحب وو، د قومی وطن پارټئ د طرف نه آفتاب شیرپاؤ صاحب وو او د پی ټی آئی د طرف نه جناب شهریار آفریدی صاحب وو چې دوئ به د وفاق سره د صوبې په معاملاتو باندې ډسکشن کوی، زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چې د پاکستان تحریک انصاف چیئرمین صاحب هغه کمیټی د هغې نه ئے شهریار آفریدی صاحب د دې وجې نه منع کړو چې په دیکښې جمعیت علماء اسلام شامل دے، نو یو طرف ته ما ته طعنې راکوې چې د وفاق نه حقوق نشے اخستلے، بل طرف ته چې د وفاق نه د حقوقو اخستلو زه کمیټی جوړوم او هغه په Public representative باندې مشتمله وی، په هغې دومره لوئی د Extremism او د انتها پسندئ مظاهره کیږی، جناب سپیکر! دا د دې صوبې د دې عوامو سره ظلم

نه دے نو نور بل څه دی؟ مونږ دا وایو چې تاسو د فیډرل سره، د وفاق سره معاملات طے کول ستاسو د حکومت ذمه داری ده، ته د قوم نه په دې باندې ځان نشے خلاصولے، غاړه نشې خلاصولې چې جی بس وفاق دے، ما ته نه راکوی، نه راکوی نو تا د نه راکولو په صورت کښې کوم Efforts کړی دی، جناب سپیکر! پکار دا ده، پکار دا ده، زه تجویز درکوم جی، پکار دا ده چې کومه کمیټی جوړه شوې وه، په هغې باندې عملدرآمد شوے وے، په هغې باندې نه کیږی۔ زمونږه کونسل آف کامن انټرسټ دے، سی سی آئی ده، مونږ په څومره میټنګونو کښې د دې صوبې د حقوقو د پاره په نیټ هائیډل پرافټ کښې یا په نورو محاصلو کښې چې څومره زمونږه فیډرل ټرانسفرز دی، په هغې کښې مونږه آواز پورته کړے دے، مونږه څومره ورځې په خپلو مټو باندې تورې پټې تړلې دی، مونږه څومره ورځې احتجاج کړے دے، مونږه څومره ورځې دهرنا ورکړې ده، ما ته چا وئیلی دی، د دې اپوزیشن نه چا مطالبه کړې ده چې راشئی نن به د سی سی آئی میټنګ وی او د دې صوبې د حقوقو د پاره به هلته مونږه احتجاج کوؤ۔ جناب سپیکر! زمونږه چې کوم یوه کانسټی ټیوشنل اداره ده، سی این ای، کونسل آف نیشنل اکنامک، جناب سپیکر! په هغې کښې دا معاملات ډسکس کیږی، کله په هغې کښې د دې صوبې د حقوقو د پاره آواز پورته شوے دے؟ زه به د دې خبرې ګیله نه کوم چې یره زما دا صوبه په کوم نهج روانه ده، د 2015-16 په اے ډی پی کښې پیسې نشته دے، د 2016-17 چې کومه اے ډی پی ده جناب سپیکر! تش ډائریکټیوز پکښې ایشو شوی دی، شاه فرمان صاحب وائی چې مونږه اپوزیشن ته دومره دومره فنډونه ورکړل، هلکه! ما ته د کاغذونه راکړی دی، که کاغذونه د پکار وی چې واپس ئے دراولیږم، پیسې پکښې په کوم ځائې کښې دی؟ د 2016-17 چې کومه اے ډی پی ده جناب سپیکر! د هغې خو هډو پته نه لګی چې هغه په کومه دنیا کښې پرته ده او په کومه دنیا کښې نه ده پرته، دا دے اوس جون راغے، د 2017-18 اے ډی پی پته نه لګی چې دا به څه رنګه چې کوم دے چې دا صوبه چې کله تاسو حواله کوئ په 2018 کښې Next ګورنمنټ ته، د دې فنانشل پوزیشن به څه وی؟ قرضونو د پاسه قرضې، ډومیسټک لون په هغې باندې باره ارب روپئی مونږه راواخستلې، بیا کله

ایشیئن ډیویلپمنټ بینک ته چې کله مونږ خپل کچکول مخې ته کوؤ، هغوی ته وایو قرضه راکړئ، کله ورلډ بینک ته وایو ما له قرضه راکړه، کله یو ته وایو ما له قرضه راکړه، مونږ خو به اؤریدل چې کچکولونه به ماتوؤ، دا کچکولونه به کله ماتیږی؟ زما په خیال باندې جناب سپیکر! دا د دې صوبې د حقوقو د پاره جدوجهد پکار دے۔ زه به دا ستاسو په نوټس کښې راولم۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

مولانامفتی فضل غفور: جناب سپیکر! ستاسو په نوټس کښې به ئے راولم، د حکومت په نوټس کښې به ئے راولم، متحده مجلس عمل دلته کښې حکومت کړے دے، دا صوبه د دې تاریخ د دې خبرې ګواه دے چې په نیټ هائیډل پرافټ کښې چې زمونږه څومره Arrears وو، څومره بقایا جات وو، مونږ له ئے چې کله په Negotiations باندې چې کله وفاق نه راکول جناب سپیکر! مونږه هم په هغه وخت کښې په وفاق کښې په اپوزیشن کښې وو، دلته کښې حکومت کښې وو، مونږه د عدالت په زور باندې خپل حقوق اخستی دی۔ دا حکومت د اووائی چې دوئ کله د خپلو حقوقو د پاره د عدالت دروازه ډبولې ده او هلته عدالت ته تلی دی او مونږ ورسره په هغې کښې ملګرتیا نه ده کړې۔ لانګ ټرم جناب سپیکر! چې څومره د آمدنئی قابل پراجیکټس دی، هغه کول پکار دی، مونږ په خپل دور اقتدار کښې په متحده مجلس عمل کښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: رشاد خان!

مولانامفتی فضل غفور: ملاکنډ تهری پاور پراجیکټ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد میں پیپلز پارٹی کو ایک موقع دوں گا اور رشاد خان کو، کیونکہ ٹائم بھی شارٹ ہے اور پھر عنایت خان وائنڈاپ کریں گے۔ مفتی صاحب! آپ پلیز مختصر کریں۔

مولانامفتی فضل غفور: ما مختصر کړے دے، ما په دې باندې خواری کړې ده نو دا خو ما ته کم از کم دا حق خو پکار دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ ٹھیک ہے لیکن ٹائم کا بھی، دوسرے بھی بات کریں گے نا، پلیز۔

مولانا مفتی فضل غفور: نه دې ټولو ته به ټائم ورکړې کنه، ما خو د هغوی نه انکار نه دے کړے۔ سپیکر صاحب! دوه ورځې د شی ډیبیټ، دری ورځې د شی کنه؟
جناب سپیکر: پلیز پلیز۔
مولانا مفتی فضل غفور: نو دا به هم مونږه نه کوؤ؟
جناب سپیکر: نہیں، وہ پلیز آپ۔۔۔۔۔
مولانا مفتی فضل غفور: کم از کم تجویز خو تاسو ته درکولې شو۔
جناب سپیکر: آپ پلیز۔۔۔۔۔
مولانا مفتی فضل غفور: تجویز خو تاسو ته درکولې شو جناب سپیکر۔
جناب سپیکر: اوکے، دومنٹ، دومنٹ۔
مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! متحده مجلس عمل هم دلته کښې حکومت کړے دے، د دې صوبې د ریونیو د پاره او د دې صوبې د پاره ئے لانګ ټرم داسې آمدنئی قابل پراجیکټس کړی دی، ملاکنډ تهری پراجیکټ دے، جناب سپیکر! د هغې نه د دې صوبې خزانې ته په اربونو روپئی سالانه هغه انکم راځی، دا موجوده حکومت د اووائی چې دوئ د دې صوبې د آمدنئی د پاره کوم یو داسې پراجیکټ راوړے دے یا ئے په هغې باندې عملدرآمد کړے دے؟ جناب سپیکر! چې کوم دا ملاکنډ ایکسپریس وے روانه ده، مونږه دا منو چې دا یو میګا پراجیکټ دے خو مونږ ته به حکومت دا هم Explain کوی چې په دیکښې انویسټمنټ چا کړے دے؟ دا لون به څوک ادا کوی؟ دا به دا صوبائی خزانه ادا کوی که نه دا صوبائی حکومت به ئے ادا کوی؟ نو دا د دې صوبائی خزانې سره بنه دی که دا ورسره بد دی؟ لهذا جناب سپیکر! مونږه دا ګڼړو چې د دې تمام تر صورتحال د دې ذمه دار دا موجوده حکومت دے، دا خالی کرسئی دی او دا دې عوامو ته د خپلو کړو سزا ملاویږی او په 2018 کښې چې کله الیکشن راځی نو ان شاء الله د دې صوبې هغې ترقیاتی صورتحال ته به بیا تاسو ګورئ چې هغه په کوم پوزیشن دے، شکریه۔
جناب سپیکر: رشاد خان!

جناب امجد آفریدی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، سب کو موقع دیتے ہیں۔

جناب امجد آفریدی: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آتے ہیں۔ جی جی۔

جناب محمد رشاد خان: شکریه سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! زه نن د کابینې-----

جناب امجد آفریدی: کورم پوره نه دے جی۔

جناب محمد رشاد خان: ډیر اهم بحث جاری دے، په اهم امورو باندې-----

جناب سپیکر: جی، کاؤنٹ کرلیں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی جارہی ہیں)

جناب سپیکر: جی، کورم پورا نہیں ہے۔

'Order': "in exercise of the power conferred by Clause 3 of Article 54, read with Article 127 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I, Asad Qaisar, Speaker, Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa shall stand prorogued on 02-03-2017 on completion of its business, fixed for the day till such date as may hereafter be fixed".

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)